

الشیعہ فی القرآن

مصنف

آیت اللہ صادق الحسینی الشیرازی

مترجم

حافظ اقبال حسین جاوید

ادارہ پاسبان اسلام



No 11,064 Date 10/3/10
 Author مقامیں قرآن
 S.D. Class
 MAJAFI BOOK LIBRARY



محمد علی بک ڈپو
 اینڈ آڈیو، ویڈیو، سی ڈی سینٹر
 پریسٹروڈ، سو لجر بازار، کراچی۔
 فون: 021-2242991, 2040508

الشريعة في القرآن

مؤلف

آیت اللہ العظمیٰ سید صادق الحسن شیرازی

مترجم

حافظ اقبال حسین جاعید

پرنسپل مدرسہ آیت اللہ العظمیٰ شیرازی لاہور

© 042-6862267

ناشر

ادارہ پاسبان اسلام بھلوال ضلع سرگودھا پاکستان

مشخصات

نام کتاب----- الشیعه فی القرآن

مصنف----- آیت اللہ العظمی السید صادق

الحسینی شیرازی

مترجم----- حافظ اقبال حسین جاوید پرنسپل

مدرسہ آیت اللہ العظمی شیرازی لاہور

فون 042-6862267

تیسرا ایڈیشن----- تاریخ اشاعت 2004ء

ہدیہ----- 90 روپے

ناشر----- ادارہ پاسبان اسلام

ای بلاک گلی نمبر 3 ظہور حیات کالونی بھلوال ضلع سرگودھا

پیش لفظ

یہ کتاب (الشَّيْعَةُ فِي الْقُرْآنِ) آیت اللہ سید صادق الحسینی الشیرازی مدظلہ نے مرتب فرمائی ہے۔ ۱۹۸۰ء میلادی ۱۴۰۰ھ ہجری قمری میں پہلی مرتبہ (لبنان) میں عربی میں چھپی ہے اس میں اُنٹالیس سورتوں میں سے اکانوے آیات مبارکہ درج کی گئی ہیں۔ یہ آیات کریمہ تفسیر یا تاویل یا تنزیل یا تطبیق یا منطوق یا مفہوم کے اعتبار سے حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں بَصْنَفِ موصوف نے بہت قلیل وقت میں علماء اہل سنت کی تفاسیر، تاریخ، حدیث سے انہیں جمع کیا ہے۔ مصادر بھی قلیل تھے ورنہ اس سے کئی گنا زیادہ آیات شریعہ اکٹھی ہو سکتی تھیں۔

محترم موصوف نے زیادہ تر استفادہ شواہد التنزیل۔
۲۔ ینابیع المودہ ۳۔ غایتہ المرام سے کیا ان کے علاوہ جن کتب

سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اُن کا حوالہ آیت شریفہ کے ضمن میں درج ہے۔

محترم مُصنّف نے شیعہ علماء کی تفاسیر و حدیث و تاریخ سے اجتناب کیا ہے شیعہ علماء نے جو شیعیانِ علیؑ کے بارے میں روایات بیان کی ہیں، انہیں عمداً درج نہیں کیا تاکہ یہ کتاب (الشیعہ فی القرآن) دلیل و حجت کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے زیادہ مضبوط ثابت ہو۔

مصنّف محترم نے اس کا رنجیر کو اعمالِ صالحہ کی قبولیت اور بلند سے بلند تر درجات تک پہنچنے کا ذریعہ اور حضرت علیؑ علیہ السلام کے نزدیک ان کی ولایت کے لئے وثیقہ ثابت ہونے کے لئے انجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم مُصنّف کی اس محنت کو اور میں مترجم ناچیز کی محنت کو قبول فرما کر آخرت کیلئے زاوِ راہ قرار دے۔ ہر دور میں شیعیانِ علیؑ علیہ السلام کے خلاف، بنی اُمیہ کے نمک خوار، غلط پروپیگنڈہ کرنا اور غلیظ الفاظ استعمال کرنا اپنے لئے وظیفہ سمجھتے ہیں۔

اور اس دور میں دشمنانِ اسلام، سامراج کے ایجنٹ، سادہ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ الجھانے کے لئے

جس رفتار سے سرگرم عمل ہیں، ضروری سمجھا کہ اردو زبان میں کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے، لہذا میں نے اس کا انتخاب کیا تاکہ موجودہ دور میں صاحب انصاف، باضمیر لوگ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے قلوب کو اطمینان قلب سے مزین کر سکیں۔ لہذا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔

جن لوگوں کو حضرت علیؑ کے شیعوں کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے، غلط تعارف کرایا جاتا ہے، وہ لوگ اہل سنت کے سابقہ بزرگ علماء کے بیانات کی روشنی میں آیات شریفہ کی تفسیر کے حوالے سے، احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھ کر صحیح معرفت حاصل کریں اور حضرت علیؑ کے شیعوں کے فضائل، قرآن مقدس اور رسول اکرمؐ کی احادیث میں خود پڑھ کر اطمینان قلب حاصل کریں اور بنی اُمیہ کے وظیفہ خواروں، حضرت علیؑ اور خاندان رسولؐ کے دشمنوں کو بھی ان فضائل سے بطور دلیل و حجت آگاہ کریں۔

نیز اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے شیعہ کہلانے والے شیعوں کے فضائل و درجات سے آگاہی حاصل کر کے صحیح معنوں میں حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام کے پیروکار (شیعہ)

بننے کی کوشش کریں۔ بارِ الہا اس قلیل محنت کو آئمہ معصومین کے
صدقے قبول فرما اور ناچیز کو اُن کے حقیقی شیعوں میں شمار فرما۔
آمِیْن شَمَّ آمِیْن

قارئینِ کرام ناچیز کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں اور کوئی غلطی
یا کمی بیشی ہو تو آگاہ فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔
اصل کتاب عربی میں تھی اس میں ترجمہ نہیں تھا اس میں آیات
کریمہ کا ترجمہ بھی دیا ہے۔ نیز حدیث بھی عربی میں درج کر کے اس
کی تشریح و مطالب بیان کئے ہیں تاکہ قارئین زیادہ سے زیادہ
استفادہ کر سکیں۔

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوبِي وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَيَّ“

۲۹ صفر ۱۴۰۹ھ ہجری قمری

مترجم :-

حافظ اقبال حسین جاوید

۱۱/۸۸

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

میں ایک آیت کریمہ ہے آیت ۲
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - آیت ۴
 ترجمہ: اُن لوگوں کی راہ جنہیں تُو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے۔



حافظ کبیر، عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن احمد المعروف حاکم
 حسانی (حنفی) نیشاپوری، پانچویں صدی ہجری میں بزرگ علماء سے
 گزرے ہیں انہوں نے اپنی کتاب (شواہد التنزیل القواعد
 التفصیل فی الآیات النازلة فی اهل البیت) میں بیان
 کیا ہے۔ عبد الرحمن ابن زید ابن اسلم نے اپنے باپ سے روایت
 کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کریمہ
 کے بارے میں فرمایا کہ اس کے مصداق میں (محمد) اور میرے نیک
 اصحاب اور حضرت علی علیہ السلام اور اُن کے شیعہ ہیں۔

” قَالَ الشَّيْخُ (ص) وَمَنْ مَعَهُ وَعَلِي ابْنِ أَبِي

طَالِبٍ وَشِيعَتِهِ“ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲/۶۶

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

میں چار آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۲-۳-۵-۲۰۸
 ”هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ“

آیت ۲-۳

ترجمہ:- یہ (کتاب) پر ہمیزگاروں کی راہنمائی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔



حافظ حاکم حکانی (حنفی) نے عبد اللہ ابن عباس سے
 شواہد التنزیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”ذَٰلِكَ الْكِتَابُ
 لَا رَيْبَ فِيهِ“ کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں
 کہ اللہ تعالیٰ نے (ہُدًى) بیان اور نور نازل فرمایا۔

”لِّلْمُتَّقِينَ“ حضرت علی ابن ابی طالب علیہم السلام نے
 اللہ تعالیٰ کی ایک لمحہ بھر نافرمانی نہیں کی، شرک اور بتوں کی عبادت
 نہیں کی، فقط اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کی ہے۔

يُبْعَثُ إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُوَ وَشِيعَتُهُ

شواہد التنزیل جلد ۲/ ص ۶۷

حضرت علیؑ اور اُن کے شیعوں کو بغیر حساب جنت میں بھیجا جائے گا۔

حافظ قندوزی حنفی نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے ایک طویل حدیث میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث میں نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ میرے جانشین بارہ ہوں گے اور فرمایا طُوبَىٰ لِّلْمُتَّقِينَ عَلَىٰ مُحِبَّتِهِمْ یعنی میرے جانشینوں سے محبت رکھنے والوں کے لئے طوبیٰ ہے، ان کے محبوبوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا هٰذِي لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْْبِ اِلٰى اٰخِرِ الْمَحَدِيْثِ يَنْبَیْعُ الْمُوَدَّةِ / ص ۲۲۳
اَوَّلِيْكَ عَلٰی هٰذَا مِنْ رَبِّهِمْ وَاَوَّلِيْكَ هُمْ الْمُفَاحُوْنَ ۝ بقرہ آیت ۵

ترجمہ یہی وہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عامل) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔



حافظ حاکم حسانی حنفی شواہد التنزیل میں ابی بکر عمری سے اس عیسیٰ ابن عبید اللہ ابن محمد ابن عمر ابن علی سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ اور جد بزرگوار حضرت علی ابن

ابنی طالب سے روایت کی ہے۔ اُس نے کہا مجھے سلمان خیر
نے بیان کیا ہے اُس نے کہا :
اے ابوالحسن جب آپ رسول خدا کے پاس تشریف لائے
میں وہاں نمود تھا :

رسول خدا نے فرمایا : يَا سَلَمَانَ هَذَا وَحِزْبُهُ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اے سلمان یہ (علی) اور اس کا گروہ قیامت کے دن
کامیاب ہوں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ
كَافَّةً . بقرہ آیت ۲۱۷

ترجمہ : اے ایمان والو تم سب کے سب سلامتی میں داخل ہو جاؤ۔

علامہ بھرائی نے ابوالفرج اصفہانی (جو مشہور مؤرخ اموی ہے)
سے روایت کی ہے۔ اصفہانی نے مختلف طُرُق سے بیان کیا
ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :

وَلَا يَتَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ . غایۃ المرام ص ۴۳۸
مُصَنَّف فرماتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام کے اصحاب

ولایت اُن کے شیعہ ہیں۔ اس بنا پر امن و سلامتی میں داخل
ہونے والے ان کے شیعہ ہیں۔

بنایع المودہ ص ۴۴۲، شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۹
اس آیت مبارکہ کے مصداق ہیں۔



سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

میں چار آیات مبارکہ ہیں۔ آیت ۱۰۴-۱۵۱-۱۹۸-۲۰۰

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ آل عمران، ۱۰۴

ترجمہ: اور تم میں سے ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی تو ہونا
چاہیئے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کا حکم دیں
اور بُرے کاموں سے روکیں ایسے ہی (آخرت میں اپنی دلی
مُرادیں پائیں گے۔

حافظ حاکم حسانی (حقی) نے شواہد التنزیل میں بیان فرمایا
ہے محمد ابن علی ابن محمد المقرئ نے حضرت سلمان فارسی سے روایت
کی ہے۔ اس نے کہا میں حضرت رسول خدا کے ہمراہ تھا کہ
حضرت علی ابن طالب علیہم السلام تشریف لائے۔ حضرت

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا
 يَا سَلَمَانَ هَذَا وَحِزْبُهُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اے سلمان! یہ حضرت (علیؑ) اور اس کا گروہ (شیعہ) کامیاب ہیں۔
 وَلَيُمَخِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيُخْلَقَ الْكَافِرِينَ

آلہ عمران ۱۶۱

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے ایمانداروں کو ثابت قدمی کی وجہ سے الگ
 کر دے اور نافرمانوں کا طیامیٹ کر دے۔



علامہ شافعی محمد ابن ابراہیم حموی نے اپنی سند کے ساتھ
 روایت کی ہے۔ اس نے کہا: سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے
 روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ عَلَى ابْنَ أَبِي طَالِبٍ إِمَامٌ أُمَّتِي وَخَلِيفَتِي
 عَلَيْهِمَا مِنْ بَعْدِي وَمِنْ وَلَدِي، الْقَائِمُ،
 الْمُنْتَظَرُ الَّذِي يَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ
 عَدْلًا كَمَا مِلَّتْ ظُلُمًا وَجَوْرًا۔

فرمایا: علی ابن ابی طالب میری اُمت کا امام اور
 میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور اس کی اولاد سے قائم المنتظر

(آخر الزمان) ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے پہلے سے پُر ہو چکی ہوگی۔
 شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۸

تَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) پھر رسول خدا نے فرمایا:
 وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا إِنَّ
 الْعَابِثِينَ عَلَى الْقَوْلِ بِأَمَامَتِهِ فِي زَمَانٍ
 غَيْبَتِهِ لَأَعَزُّ مِنْ الْكِبْرِيتِ الْأَخْمَرِ
 مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بشیر و نذیر بنا کر
 بھیجا، اس کی امامت پر زمانہ غیبت میں ثابت قدم
 رہنے والے لوگ بہت کم (نایاب) ہوں گے۔

جابر ابن عبد اللہ انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
 (ص) کیا آپ کی اولاد سے قائم المنتظر کے لئے غیبت ہوگی۔
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) اِنِّی وَرَیِّی۔ رسول خدا نے فرمایا
 جی ہاں مجھے میرے رب کی قسم۔

يُنْمَحِصُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَحَقِّقُ الْكَافِرِينَ
 اے جابر یہ اللہ تعالیٰ کے امور میں سے ایک امر ہے اور اللہ
 تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک راز ہے سر اور علت اس کے

بندوں کے لئے آزمائش ہے۔ پس شکوک سے بچو اللہ تعالیٰ کے اُمود
میں شک کرنا کفر ہے۔
فرائدالمسطبین ج ۲ آخر
اسی طرح مقدمہ میں ابن خلدون نے بیان کیا ہے۔

مقدمہ ابن خلدون ص ۲۶۹

علامہ ابن حجر مشہی نے مجمع الفوائد میں بیان کیا ان دونوں حضرات
کے علاوہ بھی کئی علماء نے بیان فرمایا ہے۔ مجمع الفوائد ج ۱ ص ۳۱۸
مصنف فرماتے ہیں:

رَسُولُ خُدا کے اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ”اَللّٰہُ یُنِیْنُ
اٰمَنُوْا“ سے مراد اُن کے شیعہ ہیں جو بارہ اماموں کی امامت پر
ثابت قدم رہیں گے اور اُن کے خاتم و قائم عَجَلِ اللّٰہِ فَرَجُہُ
الشَّرِیْف کی غیبت میں بھی اُن کی امامت پر قائم و دائم رہیں گے۔
وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلّٰہِ اَبْرَارٍ اَلْ عَمْرَان ۱۹۸

ترجمہ: جو خدا کے ہاں ہے (اجر و ثواب) وہ نیکوکاروں کے واسطے
دُنیا سے) کہیں بہتر ہے۔



حافظ حاکم حسانی نے شواہد التنزیل میں تحریر فرمایا ہے۔
ابی النضر عیاشی سے سند کے ساتھ روایت کی ہے اس

نے اصبح ابن نباتہ سے اور اُس نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے
حضرت علیؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (ثَوَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ)
کے بارے میں فرمایا کہ رسولِ خدا نے فرمایا:

أَنْتَ الثَّوَابُ وَشِيعَتُكَ الْأَنْبَرَارُ

اے علیؑ تو ثواب اور تیرے شیعہ ابراہیمیں۔ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ كَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ آل عمران ۲۰۰
ترجمہ: اے ایماندارو تکلیفوں کو جھیل جاؤ اور دوسروں کو
برداشت کی تعلیم دو اور مضبوطی سے رہو اور خدا ہی سے
ڈرو تاکہ تم دلی مراد میں پاؤ۔



حافظ حنفی قندوزی نے کہا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا:

اصْبِرُوا عَلَىٰ آدَاءِ الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا عَلَىٰ
أَذْيَةِ عَدُوِّكُمْ وَرَابِطُوا إِمَامَكُمْ السَّهْدِي
الْمُنْتَظَرُ۔

یہاں بیع المودۃ ص ۵۰۶

فرائض کی ادائیگی پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں کی اذیت

پر صبر کرو اور اپنے امام مہدی منتظر (عج) کی امامت
پر مضبوطی سے ڈٹے رہو۔

مصنف فرماتے ہیں: کہ یہ آیت شریفہ شیعہ اثنا عشریہ، جو
امام المہدی المنتظر کی امامت کا اعتقاد رکھتے ہیں اُن کے بارے
میں ہے۔ اسی لئے ہم نے اس کتاب میں درج کیا ہے ”عَدُّوْكُمْ“
سے مراد وہ لوگ ہیں جو امام مہدی آخر الزمان ”عج“ کی امامت کا
اعتقاد نہیں رکھتے، وہ ایسے لوگ ہیں جو امام مہدی آخر الزمان ”عج“
کی امامت کا عقیدہ رکھنے والوں سے مذاق کرتے ہیں۔



سُورَةُ نِسَاء

میں ایک آیت شریفہ ہے۔ آیت ۶۴
 فَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ
 لَوْجَدُ وَاللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ نساء ۶۴
 ترجمہ:۔ وہ خدا سے معافی مانگتے اور رسول (تم) بھی ان کی مغفرت
 طلب کرتے تو بے شک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔



شیخ محمودی نے ابن عساکر سے نقل کیا ہے اُس نے کہا ہمیں
 ابوالبرکات انماطی نے با اسناد مذکور جابر بن عبد اللہ انصاری سے
 خبر دی ہے اُس نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

قَالَ: فِي حَدِيثٍ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ عَلَّمَ نَبِيَّ السَّمَاءِ
 امْتَنَى كَلِمَاتِهَا كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَمِثْلَ
 لِي امْتَنَى فِي الطَّيْنِ، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرِّيَايَاتِ
 وَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِّي وَشِعْتُهُ

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹، ۳ نقل از (تاریخ دمشق)

ابن عساکر ج ۲۰ ص ۵۲

رسول خدا نے اس کے لئے حدیث میں بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے تمام اسماء تعلیم دیئے جس طرح حضرت آدم کو تمام اسماء کی تعلیم اور میرے لئے میری امت جو (مٹی) میں تھی یعنی راسخہ قیامت تک پیدا ہونے والی اس کی مثال بیان کی۔

پس میرے پاس سے پرچم لیکر بہت سے لوگ (گروہ) گزرے اور میں نے حضرت علی اور اُن کے شیعوں کے لئے مغفرت کی۔

مُصَنَّف فرماتے ہیں: رسول خدا کا فرمان "مثل لی امتی فی الطّین" یعنی اس سے مراد وہ لوگ تھے جو (مٹی) عالم ارواح میں تھے یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ تمام لوگ دکھائے جو قیامت تک پیدا ہوں گے اُس وقت وہ مٹی میں تھے بعد میں پیدا کئے جائیں گے۔ اور رسول اکرم کا فرمان "اصحاب التّرايات" "برجوں والے" یہ بعض احادیث کی طرف اشارہ ہے۔

اُن احادیث میں رسول اکرم نے فرمایا:۔

ہر ایک سردار خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا قیامت کے دن پیش ہوگا اور اس سردار کے ہاتھ میں خاص علم (پرچم) ہوگا۔

اُس کے ماننے والے (پیروکار) اُس کے پیچھے ہوں گے۔

تاکہ اپنے پرچموں کے ذریعے پہچانے جاویں۔

اسی مطلب کی طرف سید حمیری نے قصیدہ منیہ میں اشارہ کیا

ہے۔ دیوان سید حمیری۔ حرف العین

والناس یوم المحشر رباہم خمس فمنہا ہالک اربع

فراية العجل وفرعونہا وسامری الامۃ الا شنع

ورایۃ یقدمہا جتر عبد لثیم وکح لکع

ورایۃ یقدمہا جیدر ووجہہ کا الشمس اذا طلع

اور رسول خداؐ "واستغفرت لعلیٰ وشیعته"

میں نے حضرت علیؑ اور اُن کے شیعوں کے لئے مغفرت طلب کی۔

اس میں کئی احتمال ہیں۔

۱۔ جب میں نے پرچموں کو دیکھا اُن میں سے حضرت علیؑ کے پرچم

پر نظر پڑی اور پرچم کے پیچھے اُس کے شیعہ تھے میں نے اس علم اٹھانے

والے "حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام" کے لئے اور اُس علم کے

زیر سایہ چلنے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی اور وہ لوگ حضرت

علیؑ کے شیعہ ہیں۔ اس بات (طلب مغفرت) سے ظاہر ہوتا ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے جن لوگوں کو دیکھا

”اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ کو دیکھا تھا“ فقط حضرت علیؑ اور ان کے شیعہ تھے، جن کے لئے مغفرت طلب کی تھی۔

۲۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مغفرت طلب کرنا اس لئے نہیں تھا کہ حضرت علیؑ گناہگار تھے (معاذ اللہ)

رسول اکرم سے روایت ہے۔ فرمایا: ”اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ

کُلَّ یَوْمٍ سَبْعَیْنِ مَرَّةً مِنْ غَیْرِ ذَنْبٍ“ میں ہر

روز ستر مرتبہ بغیر کسی گناہ کے مغفرت طلب کرتا ہوں،

رسول اکرم بھی (یقیناً معصوم تھے) قطعاً گناہ نہیں کیا، پس معلوم

ہو کہ ضروری نہیں کہ گناہ ہو تب مغفرت طلب کی جاتی ہے۔

۳۔ رسول اکرمؐ کا فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت علیؑ

کے شیعہ بخشے ہوئے ہیں۔ سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم

میں وعدہ فرمایا ہے ”لَوْ جَدَّوَاللّٰہُ تَوَّابًا رَحِیْمًا“ جو کوئی اللہ

تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

جن کے لئے رسول اکرمؐ مغفرت طلب کریں ان کی بخشش میں

شک نہیں، یہاں پر جواہم چیز ہے، وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا مغفرت طلب کرنا۔ اگر کوئی گناہگار شخص، ہر روز گناہ کرے اور

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اُس کی دُعا رُو ہونے اور عسدرِ قبولیت کا امکان ہے! لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بخشش و رحمت کا وعدہ کیا اور رحمن و رحیم کی بارگاہ میں رحمتہ للعالمین مغفرت طلب کرنے والے ہوں تو پھر رحمت و بخشش نہ ہو، محال ہے۔

قال الرسول (ص) استغفرت لكل من شاع عليّاً
 رسولِ خدا نے فرمایا: جو کوئی حضرت علیؑ کے راستے پر چلتا ہے۔ میں اُس کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ شیعانِ حضرت علیؑ کے لئے مغفرت حتمی و یقینی ہے۔

اے اللہ ہمیں حضرت علیؑ علیہ السلام کے شیعوں میں شمار فرما،
 ہمیں حضرت علیؑ کے پیروکاروں میں شمار کرتے ہوئے موت دے اور
 حضرت علیؑ کے شیعوں میں سے محشور فرما۔

سُورَةُ اَعْرَافٍ

میں چار آیات مبارکہ ہیں۔ آیت نمبر ۴۴-۴۶-۴۸-۸۱
 فَأَذِّنْ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
 الظَّالِمِينَ ۝ اعراف ۴۴

ترجمہ: ندا کرنے والا اس دن اُن کے درمیان ندا کرے
 گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔



حافظ حاکم حکانی (حنفی) نے شواہد التنزیل میں فرات ابن ابراہیم
 کوئی سے اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے اُس نے
 کہا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حضرت علیؑ کے بہت سے نام ہیں لوگ
 اُن اسماء کو نہیں جانتے۔ فَأَذِّنْ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ میں مُؤَذِّنٌ
 حضرت علیؑ ہیں۔

يَقُولُ (ع) اَللَّعْنَةُ اللّٰهُ عَلَى الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِوَلَايَتِيْ
 وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّيْ - شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۰۳

حضرت علیؑ علیہ السلام فرمائیں گے جن لوگوں نے میری ولایت

کو جھٹلایا اور میرے حق کو معمر ل سمجھا اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے
 مُصَنَّف فرماتے ہیں: حضرت علیؑ کا فرمان اس بات پر دلیل
 ہے کہ انسان کے لئے واجب ہے کہ وہ حضرت علیؑ ابن طالب علیہم السلام
 کے شیعوں اور محبوں میں سے ہو۔

عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا
 بِسِيْمَاهُمْ

اعراف
 ترجمہ: کچھ لوگ "مقام" اعراف پر ہوں گے جو ہر شخص کو جانتی ہو
 یا جہنمی اُن کی پٹائی سے پہچان لیں گے۔



علامہ بحرانی نے "غایتہ المرام" میں "المناقب الفاخرہ فی
 العترة الطاهرة" سے "جس کے مؤلف ابی عبد الرحمن ابن عبد اللہ
 ابن حنبل (حنبلوں کے امام ہیں) روایت کی ہے۔ اُس نے
 اصبح ابن نباتہ سے روایت کی ہے۔ اُس نے کہا: میں حضرت علیؑ
 امیر المؤمنین کے پاس بیٹھا تھا کہ اُن کی خدمت میں ابن الکواحضر
 ہوا اُس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین اخبرنی عن قول
 اللہ عز وجل: وَعَلَى الْأَعْرَافِ..... تا آخر اے امیر المؤمنین
 اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔

فَقَالَ (ع) يَا ابْنَ الْكُوفَةِ نَحْنُ نَقِفُ عَلَى الْأَعْرَافِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، مَنْ نَصَرْنَا مِنْ
 شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا، وَعَرَفْنَا، وَعَرَفْنَا بِسِيْمَاكَ أَدْ
 خَلْنَا الْجَنَّةَ، وَمَنْ كَانَ مَبْغَضًا لَنَا عَرَفْنَا بِسِيْمَاكَ
 فَادْخَلْنَا النَّارَ۔ غایۃ المرام ص ۳۵۴

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن کوفہ قیامت کے دن
 ہم مقام اعراف پر جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے، کھڑے ہوں
 گے، ہمارے شیعوں اور محبوں میں سے جس کسی نے ہماری مدد کی اور
 ہماری پہچان کی اور ہم نے بھی اُسے علامت سے پہچان لیا تو ہم اسے
 جنت میں داخل کریں گے اور جو کوئی ہمارے متعلق بغض رکھتا تھا ہم
 اُسے اس کی علامت سے پہچان لیں گے اور اُسے دوزخ میں
 بھیج دیں گے۔

وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رَجُلًا لَا يَعْرِفُوهُمْ
 بِسِيْمَاهُمْ قَالُوا مَا غَنَىٰ عَنْكُمُ وَمَا
 كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ اعراف ۸۴

ترجمہ :- اور اعراف والے (جہنمی) لوگوں کو جنہیں اُن کا
 چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے کہیں گے، اب نہ تو تمہارا

جنتھا ہی تمہارے کام آیا اور نہ ہی تمہاری شیخی بازی ہی
(سودمند) ہوئی جو تم (دُنیا میں) کیا کرتے تھے۔



تفسیر حافظ قندوزی حنفی نے سلمان فارسی سے کتاب ینابیع المودۃ
میں روایت کی ہے اُس نے کہا میں نے رسولِ خدا سے حضرت علی
کے بارے میں کس مرتبہ سے زیادہ فرماتے ہوئے سنا۔ رسول
خدا نے فرمایا :

یا علی إِنَّكَ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ وَلَدِكِ اَعْرَافُ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
إِلَّا مَنْ عَرَفَكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ وَلَا يَدْخُلُ
النَّارَ إِلَّا مَنْ اُنْكُرَكُمْ وَاُنْكُرْتُمُوهُ۔

ینابیع المودۃ ص ۱۱۸

یا علی آپ اور آپ کی اولاد سے تمہارے اوصیاء جنت و جہنم
کے درمیان مقامِ اعراف پر ہوں گے۔ کوئی انسان جنت
میں داخل نہیں ہوگا۔ مگر وہ آپ کی معرفت رکھتا ہو اور
آپ اسے پہچانتے ہوں اور کوئی انسان جہنم میں نہیں
جائے گا مگر وہ تمہارا انکار کرے اور تم اس کا انکار کرو۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ
وَبِهِ يَعْلَمُونَ ۝ اعراف ۱۸۱

ترجمہ :- اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین
حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف
بھی کرتے ہیں۔

علامہ بحرانی نے غایتہ المرام میں مرفق ابن احمد کی حنفی سے نقل
کیا ہے اُس نے اپنی کتاب فضائل امیر المؤمنین میں بُردان سے
روایت کی ہے۔ اس نے حضرت علی السلام سے روایت کی ہے۔
قال :- تفرق هذه الامة على ثلاث وسبعين فرقة
اثنتان وسبعون في النار، وواحدة في الجنة
وهو الذين قال عز وجل في حقهم وممن خلقنا
امّة... تا آخر، انا وشيعتي۔ غایتہ المرام ص ۲۷۷
حضرت علی امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا :

اس امت کے نہتر فرقے ہوں گے۔ بہتر دوزخ میں جائیں گے
اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ لوگ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے۔ وممن خلقنا... الخ وہ (علی) اور میرے شیعہ ہیں۔

سُورَةُ تَوْبَةٍ

میں چار آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۲۰-۲۱-۲۲-۱۱۹

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْثَرُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ
وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا رِجِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

ترجمہ:- جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کے لئے ہجرت
اختیار کی اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں
جہاد کیا، وہ لوگ خدا کے نزدیک درجہ میں کہیں بڑھ کر
ہیں۔ یہی لوگ (اعلیٰ درجے پر) فائز ہونے والے ہیں۔
اُن کا پروردگار اُن کو اپنی مہربانی اور خوشنودی اور ایسے

(ہرے بھرے) باغوں کی نحو شغبری دیتا ہے جس میں اُن کے لئے دائمی عیش (و آرام) ہوگا۔ اور یہ لوگ اُن باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ تک رہیں گے بے شک خدا کے پاس تو بڑا (اجر و ثواب) ہے۔



حافظ حاکم حسکانی نے شواہد التنزیل میں تفسیر فرات کو فی کے صفحہ ۲۱۹ سے نقل کیا ہے۔

ابی زبیر نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے۔ اُس نے کہا کہ ہم رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے جب رسول خدا نے انہیں دیکھا تو فرمایا: "قَدْ أَتَاكُمْ أَخِي" تمہارے پاس تمہارا بھائی آیا ہے پھر رسول خدا کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"وَرَبِّ هَذِهِ الْبَنِيَّةِ إِنَّ هَذَا وَشِيعَتُهُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" کعبہ کے رب کی قسم یہ (علی) اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

پھر ہماری طرف رُخ انوار پھیرا اور فرمایا:

"أَمَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ أَوْلَاكُمْ إِيْمَانًا بِاللَّهِ، وَأَقْوَمَكُمْ

بامر اللہ و اوفاکم بعہد اللہ، و اقضاکم
بحکم اللہ، و اقسکم بالسوۃ، و اعدلکم
فی الرعیۃ و اعظمکم عند اللہ مزیۃ“

سواء التزیل ج ۲ ص ۶۲۳

آگاہ رہو اللہ تعالیٰ کی قسم تم سب سے پہلے حضرت علیؑ
نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان کا اظہار کیا اور تم سب
سے زیادہ قادر مطلق کے آوامر کا پند، اور تم سب سے
زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کی وفا کرنے والا، اور تم سب
سے زیادہ بہترین حکم خدا کے مطابق فیصلے کرنے والا،
اور تم سے بہترین مساوی تقسیم کرنے والا، اور تم سب
سے زیادہ رعایا میں عدل کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کے
نزدیک تم سب سے زیادہ مراتب و عظمت رکھنے والا۔
(فقط علیؑ ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا

مَعَ الصَّادِقِينَ ۝ التوبہ ۱۱۹

ترجمہ یہ اے ایمان دارو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے
ساتھ ہو جاؤ۔

خطیب بغدادی ابو بکر ابن احمد ابن علی متوفی ۴۶۳ ہجری نے مناقب میں ابن مردودیر سے اُس نے ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کی ہے۔ اُس نے کہا:

اِنَّهٗ قَالَ: كُوْنُوْا مَعَ عَلِيٍّ وَاَصْحَابِهٖ. مناقب خطیب بغدادی ص ۱۸۹

فرمایا: حضرت علیؑ اور اس کے اصحاب کے ساتھ ہو جاؤ۔

مُصَنَّف فرماتے ہیں: حضرت علیؑ علیہ السلام کے اصحاب اُن

کے شیعہ اور اُن کے پیروکار ہیں۔

پس آیت مجیدہ اس تفسیر کے اعتبار سے شیعان حیدر کرار

حضرت علیؑ علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔



سُورَةُ يُوسُفَ

میں دو آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت ۲-۲۶

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمٌ صِدْقٍ
عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ یونس ۲

ترجمہ:- اور ایمان والوں کو خوشخبری سُنادو کہ اُن کے
لئے اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں سچا بلند پایہ ہے۔

حافظ قندوزی (حنفی) نے ابی بکر ابن مردودہ کی کتاب مناقب
میں سے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے
میں روایت کی ہے۔

قال: نزلت في ولاية علي ابن ابي طالب، نيايچ المودة
جابر ابن عبد اللہ انصاری بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی
ابن ابی طالب علیہم السلام کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے
مُصَنَّف فرماتے ہیں۔ یہ آیت شریفہ حضرت علی علیہ السلام کے

شیعوں اور مجتہدوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ وہی لوگ
 قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ کے مصداق ہیں۔

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ
 وَلَا يَرْحَقُ وَجُوهُهُمْ قَتَرٌ وَذِلَّةٌ
 أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
 یونس ۲۶

ترجمہ :- جن لوگوں نے دُنیا میں بھلائی کی اُن کے لئے (آخرت
 میں بھی) بھلائی ہے۔ (بلکہ) اور کچھ بڑھا کر اور نہ (گنہگاروں
 کی طرح) اُن کے چہروں پر کالک لگی ہوگی اور نہ انہیں ذلت
 ہوگی یہی لوگ جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہا سہا کریں گے۔



ابن حجر (فقیہ شافعی) نے (صواعق محرقہ) میں احمد بن حنبل
 (حنبلوں کے امام) نے (المنائب) میں روایت کی ہے کہ رسول خدا
 نے حضرت علیؑ کو فرمایا:

أَمَا تَرْضَىٰ أَنَّكَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
 وَذُرِّيَّتُنَا خَلْفَ ظَهْرِنَا وَآزْوَاجُنَا خَلْفَ ذُرِّيَّتِنَا
 وَشِيعَتُنَا عَنِ إِيْمَانِنَا وَشِمَائِلِنَا ، صواعق محرقہ

اے علی کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ میرے ساتھ
 جنت میں ہوں اور حسن حسینؑ اور ہماری ذریت ہمارے پیچھے ہو۔
 اور ہماری ازواج ہماری ذریت کے پیچھے ہوں اور ہمارے شیعہ
 ہمارے یقین و اوصاف والے ہوں۔



سُورَةُ هُود

میں چار آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۱۰۵ تا ۱۰۸

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِذِيهِ
فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ
شَقُوا فِي السَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۚ
خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ
إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۚ
وَأَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ
فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ
رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرُ مَجْذُوذٍ ۚ هُود آیت ۱۰۵ تا ۱۰۸

ترجمہ :- جس دن وہ آپہنچے گا تو بغیر حکم خدا کوئی شخص
بات بھی تو نہیں کر سکے گا۔ پھر کچھ لوگ اُن میں بد بخت
ہوں گے۔ اور کچھ نیک بخت، تو جو لوگ بد بخت
ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے۔ اور اسی میں ان کی ہائے

رائے اور چیخ و پکار ہوگی۔ وہ لوگ جب تک آسمان اور
 زمین ہے ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تمہارا پررنگار
 (نجات دینا) چاہے بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا
 ہے کر کے ہی رہتا ہے۔ اور جو لوگ نیک بخت ہیں
 وہ تو بہشت میں ہوں گے۔ (اور) جب تک زمین
 و آسمان باقی ہیں وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔ مگر جب
 آپ کا رب چاہے (سزا دے کر) آخر جنت میں لے
 جائے یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔



علامہ بحرانی نے غایتہ المرام میں موفق ابن احمد کی (حنفی) سے
 اس کی کتاب فضائل امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے اس نے کہا
 (معجم الطبرانی) میں با اسناد حضرت جنابہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا
 بیان ہوا ہے۔

قالت: قال رسول الله إن الله باهي بكم، وغفر
 لكم عامة، ولعلي خاصة واني رسول الله
 إليكم غير هائب قومي، ولا محاب لقرايتي،
 هذا جبرئيل يخبرني أن السعيد كل

السَّعِيدُ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ
مَمَاتِهِ وَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ ابْعَضَ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ
وَبَعْدَ مَمَاتِهِ۔ ص

حضرت جناہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ
رسول خدا نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں نہ
اپنی قوم سے ڈرنے والا اور نہ اپنے قریبی رشتہ داروں
سے جھگڑنے والا، یہ جبرئیل امین ہے وہ مجھے خبر دے رہا
ہے کہ نیک وہ ہے جو حضرت علیؑ سے اُن کی زندگی میں
اور اُن کی وفات کے بعد بھی اُن سے محبت رکھے اور
شقی بدبخت وہ ہے جو اُن کی زندگی میں اور اُن کی
وفات کے بعد بھی اُن سے بغض رکھے۔



سُورَةُ رَعْد

میں دو آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت ۲۸-۲۹

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ
 اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ آیت ۲۸
 ترجمہ :- یہ لوگ ہیں جنہوں نے ایمان قبول اور ان کے دلوں
 کو خدا کی یاد سے تسلی ہوئی یاد رکھو کہ خدا ہی یاد سے دلوں
 تسلی ہوا کرتی ہے۔

سیوطی محدث فقیہ شافعی نے اپنی تفسیر درمنثور میں اس آیت
 شریفہ کے ضمن میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے۔

روى عن علي بن رسول الله لما نزلت
 هذه الآية

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، رسول خداؐ نے فرمایا:
 ذَاكَ مَنْ أَحَبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَ أَحَبَّ أَهْلَ

بِمَنْتَىٰ صَادِقًا غَيْرَ كَاذِبٍ ۚ وَرَسُولُ
 فرمایا: یہ آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس
 کے رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ سے سچی محبت رکھتا ہو۔
 الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ
 وَحَسُنَ مَا يَهْدِي رَبُّهُ ۚ رَعِدَ آيَتِ ۲۹
 ترجمہ: جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کئے اُن کے واسطے
 بہشت میں طوبیٰ، خوشحالی اور اچھا انجام ہے۔

علامہ بحرانی نے غایتہ المرام میں موفقی ابن احمد کی (حنفی) سے نقل کیا
 ہے اس نے (فضائل امیر المؤمنین) میں عبد اللہ ابن احمد حنبلی سے روایت کی
 ہے اس نے کہا مجھے سعید ابن محمد الوراق نے کہا اُس نے علی ابن مزور سے
 سنا اُس نے کہا میں نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق رسولؐ خدا کو فرماتے ہوئے سنا:
 يَا عَلِيُّ طُوبَىٰ لِمَنْ أَحْبَبَكَ وَصَدَّقَ فَيْلَكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ
 الْفَضْلَكَ وَكَذَّبَ فَيْلَكَ۔ غایتہ المرام ص ۵۷۹
 اے علیؑ اس شخص کیلئے طوبیٰ ہے جو تجھ سے محبت کرے اور تیرے
 بارے میں سچ کہے اور وکیل ہے اس شخص کیلئے جو تیرے ساتھ بغض
 رکھے اور تیرے بارے میں جھوٹ کہے۔

سورہ ابراہیم

میں تین آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۲۴، ۲۵، ۲۶

الْمُرْتَكِفُ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي
السَّمَاءِ ۚ تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا
وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ ۝ ابراہیم، ۲۵، ۲۶

ترجمہ: (اے رسول) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات
(کلمہ توحید) کی کیسی اچھی مثال بیان کی ہے کہ کلمہ طیبہ گویا ایک
پاکیزہ درخت ہے کہ اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی ٹہنیاں
آسمان میں لگی ہوئی ہوں اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھلا
(پھولا) رہتا ہے۔ اور خدا لوگوں کے واسطے (اس لئے) مثالیں
بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت (وعبرت) حاصل کریں۔

حافظ حاکم حکانی نے شواہد التنزیل میں ابی عبد اللہ شیرازی سے
 اُس نے سلام ختمی سے نقل کیا ہے اُس نے کہا کہ میں نے ابی جعفر محمد
 ابن علی علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا ابن رسول
 اللہ (ص) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا)
 کے بارے میں ارشاد فرمائیں محمد ابن علی یعنی (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا۔

یا سلام الشجرة محمد والفرع علی امیر المؤمنین
 والشمرا الحسن والحسین والغصن فاطمة وشعب
 ذالک الغصن الاثمۃ من ولد فاطمة والورق
 شیعتنا ومحبتونا اهل البیت۔

فرمایا۔ اے سلام شجرہ سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ہیں اور فرع سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہیں حضرت امام حسن و امام
 حسینؑ شمر ہیں۔ اور حضرت فاطمہ الزہراؑ ٹہنی ہیں اس غصن کے شعب
 آئمہؑ ہیں جو حضرت فاطمہ الزہراؑ سلام اللہ علیہا کی اولاد ہیں اور ہمارے
 شیعہ (ہم اہل بیت رسولؐ سے محبت رکھنے والے) پتے ہیں۔

فاذا مات من شیعتنا رجل تناثر من الشجرة
 ورقة فاذا ولد لمحبتینا مولود اخضر
 مکان تلك الورقة ورقة۔

ہمارے شیعوں سے جب کوئی مرد فوت ہو جاتا ہے تو درخت سے ایک پتہ گر جاتا ہے اور جب ہمارے مجتہدوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس درق کی جگہ پر ایک پتہ ہرا ہو جاتا ہے۔

فَقُلْتُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تُوْتِيْ اُكْلَهَا كُلَّ حَيْنٍ يَا ذَنْ رَّبِّهَا؛

سلام کہتا ہے میں نے عرض کیا اے رسول اللہ کے فرزند، خداوند کریم کے اس قول تُوْتِيْ.... تا آخر، کا کیا مطلب ہے۔

قال (ع) الاثمۃ تفتنی شیعتہم فی الحلال

والحرام فی کل حج وعمرۃ۔ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱۱

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئمہ اپنے شیعوں کو حلال و حرام کے بارے میں ہرج و مرج و عمرہ میں مسائل بیان کرتے ہیں۔

حاکم نیشاپوری نے (المستدرک علی الصحیحین) میں سند مذکور کے ساتھ غلام عبدالرحمن ابن حون سے نقل کیا ہے۔ اس نے کہا معصوم نے فرمایا۔ ہم سے حاصل کرو قبل اس کے احادیث صحیحہ، مجتہدوں کے ساتھ مشتبہ ہو جائیں۔

کہتا ہے میں نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا۔

انا الشجرة وفاطمة فرعها وعلى لقاحها
والحسن والحسين ثمرتها وشيعتنا
ورقها واصل الشجرة في جنة عدن
وسائر ذلك في سائر تلك الجنة ط
رسول خدا نے فرمایا:

” میں (محمد) شجر اور فاطمہ فرع اور علی لقاح ہیں جس سے حسین
بچلے ہیں۔ اور ہمارے شیعہ اُس کے پتے ہیں۔ شجر کی جڑ
جنت عدن میں ہے اور اُس کا باقی حصہ باقی جنت
میں ہے۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ اَبْرَاهِيمَ ۝

ترجمہ: جو لوگ یہ بات (کلمہ توحید) پر صدق دل سے ایمان
لا چکے ہیں۔ اُن کو خدا دنیا کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا
ہے اور آخرت میں ثابت قدم رکھے گا۔



علامہ بحرانی نے غایتہ المرام میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں
(جبری) سے روایت کی ہے اُس نے ابن عباس سے روایت کی ہے
يُثَبِّتُ اللَّهُ تا آخر، کئے بارے میں فرمایا۔

بولا یۃ علی ابن ابی طالب، غایتہ المرام ص ۴۰۰
اُس سے مراد حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت

ہے۔



سُورَةُ حَجَرٍ

میں چار آیات کریمہ ہیں، آیت ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸



إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ؕ أَدْخُلُوها
بِسَلَامٍ أَمِينٍ ؕ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ؕ
لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا
بِخُجْرَجِينَ ؕ

حجر ۲۵ تا ۲۸

ترجمہ: بے شک پرہیزگار (بہشت کے) باغوں اور چشموں
میں ہی ہوں گے (داخل ہوتے وقت فرشتے کہیں گے کہ) اُن
میں سلامتی و اطمینان کے ساتھ چلے جاؤ اور دُنیا کی تکلیفوں
سے (جو کچھ اُن کے دلوں میں رنج تھا۔ اُس کو بھی نکال دیں
گے اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر
اِس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی۔ اُن کو بہشت
میں تکلیف چھوئے گی بھی نہیں اور نہ کبھی اِس سے نکالے جائیں گے۔

علامہ (شافعیہ) ابن حجر ہیشمی نے طبرانی سے اُس نے ابو ہریرہؓ سے اور اُس نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے۔

قال علی ابن ابی طالب۔ یا رسول اللہ ایتما

احب الیک انا ام فاطمة

ایک مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے پوچھا: یا رسول اللہ آپ کو فاطمہ الزہراؑ سے زیادہ محبت ہے یا مجھ سے۔

قال رسول اللہ: فاطمة احب الی منک وانت

اعز علی منها وکافی بلک وانت علی حوض

تذود عنه الناس وان علیہ اباریق

عدد نجوم السماء

رسولؐ خدا نے فرمایا فاطمہ الزہراؑ مجھے بہت محبوب ہے اور آپ

اس سے زیادہ مجھے عزیز ہیں میں اور آپ حوض کوثر پر ہوں

گے۔ لوگوں کو حوض کوثر سے دُور کر رہے ہوں گے جتنے آسمان

پر ستارے ہیں اُن کی مقدار دیاں (ٹونٹی دار کنٹر) پیالے

ہوں گے۔

وانت، والحسن، والحسین، وحمزة وجعفر

فی الجنة اخوانا علی سرور متقابلین
 آپ اور حسن، حسین اور حمزہ، جعفر جنت میں ایک دوسرے
 کے آمنے سامنے تکیے لگا کر ایسے بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی۔
 وانت معی وشیعتک۔ آپ اور تمہارے شیعوں میرے
 ساتھ ہوں گے۔

ثم قرء رسول اللہ، ونزعنا ما فی صدورهم
 من غل إخوانا علی سرور متقابلین
 پھر رسول اکرم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی جو کچھ اُن کے دلوں
 میں رنج تھا اس کو بھی نکال دیں گے اور یہ باہم ایک دوسرے کے
 آمنے سامنے تختوں پر ایسے بیٹھے ہوں گے جیسے آپس میں بھائی بھائی۔
 مُصَنَّف فرماتے ہیں۔ ہم نے چار آیات مبارکہ بیان کی ہیں۔ اس لئے
 کہ ان چار میں ربط ہے اور ایک ہی موضوع ہے، یہ اہل بیت رسول
 اور اُن کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ

میں تین آیات شریفہ ہیں۔ آیت ۶۵، ۶۴، ۶۱

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا
 لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ
 الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ
 الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ
 وَبَنِينَ وَجَعَلْنَا كُمْ أَكْثَرًا نُفِيرًا ۝ بنی اسرائیل ۵-۶

ترجمہ :- پھر جب اُن دو فسادوں میں سے پہلے کا وقت پہنچا
 تو ہم نے تم پر کچھ بندوں (بخت النصر اور اُس کی فوج) کو مسلط
 کر دیا۔ جو بڑے سخت لڑنے والے تھے تو وہ لوگ تمہارے
 گھروں کے اندر گئے (اور خوب قتل و غارت کیا) اور خدا (کے
 عذاب) کا وعدہ پورا ہو کر رہا پھر ہم نے تم کو دوبارہ اُن پر غلبہ
 دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری
 مدد کی اور تم کو بڑے جتنے والا بنا دیا۔

علامہ بحرانی نے تفسیر برہان میں محمد ابن جریر سے، اُس نے زافران سے، اُس نے سلمان سے، اُس نے رسول اکرم سے روایت کی ہے۔ حضرت سلمان کہتے ہیں کہ رسول اکرم نے مجھے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَمَوْبِعْثُ نَبِیًّا وَّ
رَسُولًا اِلَّا جَعَلَ لَهٗ اِثْنِیْ عَشَرَ نَقِیْبًا
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے کوئی نبی اور رسول اس وقت تک
نہیں بھیجا جب تک اس کے لئے بارہ جانشین مقرر نہیں کئے۔
فَقُلْتُ: یا رسول اللّٰه لقد عرفت هذا من
اهل الکتابین۔ میں (سلمان) نے عرض کیا۔ اے
اللّٰہ کے رسول یہ بات مجھے معلوم ہے میں نے اہل کتاب
سے سنا ہے۔

فَقَالَ (ص) سلمان هل علمت نقیباتی
ومن الاثنی عشر الذین اختارهم اللّٰه
للالامة من بعدی
رسول اکرم نے فرمایا: سلمان کیا تم میرے بارہ جانشین جانتے
ہو جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے میرے بعد میری امت کی ہدایت
کے لئے منتخب کیا ہے۔

فقلت: اللہ ورسولہ اعلوٰ میں (سلمان) نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

فقال (ص): یا سلمان خلقتنی اللہ من صفوة ونور وودعانی فاطعتہ وخلق منی نور وعلیّا، وودعہ فاطعہ وخلق منی وعلیّا (فاطمہ) فدعاہا فاطعتہ وخلق منی ومن علی وفاطمہ (الحسن) وودعہ فاطعہ وخلق منی ومن علی وفاطمہ (الحسین) وودعہ فاطعہ

إلی ان قال: ثمّ خلق منّا ومن نور الحسین تسعة ائمة فدعاہم فاطعہ ثمّ سمّاہم رسول اللہ باسمائهم واحداً واحداً حتّٰی قال۔

رسول خدا نے فرمایا: اے سلمان اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص نور سے خلق فرمایا اور مجھے پکارا پس میں نے اُس وحدہ لاشریک کی اطاعت کی، اور میرے نور سے (حضرت) علی کو پیدا کیا اور علی کو آزدی پس علی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور علیؑ سے فاطمہؑ کو خلق کیا۔ پس فاطمہؑ کو
 پکارا، فاطمہؑ (الزہراء) نے خالقِ اکبر کی اطاعت کی، اور اللہ تعالیٰ
 نے مجھ (محمدؐ) سے علیؑ و فاطمہؑ سے حسنؑ کو خلق کیا اُسے اللہ تعالیٰ
 نے بڑادی پس حسنؑ نے خالقِ لم یزل کی اطاعت کی، اور مجھ
 سے علیؑ و فاطمہؑ سے حسینؑ کو پیدا کیا، اور اللہ تعالیٰ نے اُسے
 صدا دی پس حسینؑ نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

جب یہاں تک رسولِ اکرمؐ پہنچے تو انہوں نے فرمایا:
 پھر ہم سے اور نورِ حسینؑ سے نو امام پیدا کئے پس اُن کو خالقِ
 اکبر نے پکارا، پس اُن سب ائمہ معصومین نے معبودِ حقیقی
 کی اطاعت کی۔

پھر رسولِ خدا نے اُن تمام ائمہ معصومین کے ایک ایک کر
 کے نام لئے۔

ثمَّ محمد بن الحسن الهادي والمهدي
 الناطق القاسم بحق الله ۝

پھر فرمایا محمد بن حسن عسکری ہادی (مہدی) جو اللہ تعالیٰ کے
 حکم سے قیام کرے گا اور عدل و انصاف قائم کرے گا۔

قال (ص) لسلامان: انك مدركه (يعبني

الامام المہدی فی الرجعة) ومن كان مثلك
ومن تولاه بحقيقة المعرفة

رسول خدا نے فرمایا: سلمان تو امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام
کو زمانہ رجعت میں پائے گا۔ اور ہر شخص جو حقیقی معرفت اور
محبت رکھتا ہو اور تجھ جیسا ہو۔

ثم قال (ص) اقرء (قوله تعالى): پھر رسول اکرم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو پڑھو
فَاِذَا جَاءَ..... الخ تفسیر فرمان

مصنف فرماتے ہیں کہ حدیث کے آخری الفاظ اس بات پر
دلائل کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ شیعوں کے بارے میں ہے۔

رسول کا فرمان: سلمان وَمَنْ مِثْلُكَ..... الخ

فرمایا سلمان جو تجھ جیسا ہوگا۔ حقیقی محبت و معرفت رکھتا

ہوگا وہ امام مہدی آخر الزمان کو رجعت کے زمانہ میں پائے

گا۔ یہ آخری الفاظ شیعیان حیدر کرار پر دلالت کرتے ہیں۔

سلمان کو فرمانا تجھ جیسا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی امام مہدی

آخر الزمان علیہ السلام (عج) سے محبت کرتا ہے اور حقیقی معرفت رکھتا

ہے۔ اُن کی امامت کا قائل ہے اور اس بات پر ایمان ہے کہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ حقیقی جانشینوں میں سے آخری امام
 مہدی علیہ السلام (عج) ہیں۔ ایسے لوگ شیعہ ہیں اور اتنا ہی کافی ہے۔
 يَوْمَ نَسُفُ عَوَاجِلَ اَنَاسٍ بِمَا مَكِهِمْ فَمَنْ اَوْتَىٰ
 كِتَابَهُ بَيِّنَاتٍ فَاُولَٰئِكَ يَقْرَءُوْنَ
 كِتَابَهُمْ هُمْ وَلَا يَظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا هـ بنی اسرائیلؑ
 ترجمہ۔ اُس دن (کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو اُن
 کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن کا نامہ عمل اُن کے
 داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا
 اعمال نامہ پڑھنے لگیں گے اور اُن پر ریشہ برابری ظلم نہیں
 کیا جائے گا۔

علامہ بحرانی نے غایتہ المرام میں یوسف قطان سے، اس نے
 شعبہ سے، اُس نے قنادہ سے، اُس نے ابن عباس سے اس آیت
 کریمہ کے متعلق روایت کی ہے۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَعَىٰ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰثِمَةَ
 الْهَدْيِ وَمَصَابِيحَ الدَّجِي وَاَعْلَامَ التَّقِي
 اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ثُمَّ

یقال لهم جؤزوا على الصراط انتم وشيعتكم
وادخلوا الجنة بغير حساب -

تہرید عواثمة الفسق۔ وان والله یزید
منہم۔ فیقال لہ : حذیبہ شیعۃ

وامضوا الى النار بغير حساب - غایتہ المزمع ۲، ۴

حضرت ابن عباس نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ائمہ

ہدیٰ، تاریکیوں کے چراغ متقیوں کی پہچان، حضرت علی

امیر المؤمنین اور امام حسن و امام حسین علیہم السلام کو بلائے

گا پھر اُن کو فرمائے گا تم اور تمہارے شیعہ علی صراط سے

گذر جاؤ اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر اللہ

تعالیٰ فاسقوں کے اماموں کو بلائے گا، اللہ تعالیٰ کی قسم (یزید

بن معاویہ) اُن میں سے ہو گا یزید کے لئے کہا جائے گا۔

اپنے شیعوں (ماننے والوں) کے ہاتھ کو پکڑ کر بغیر حساب

جہنم میں چلے جاؤ۔



سُورَةُ كَهْفٍ

میں ایک آیت مبارکہ ہے۔ آیت ۷۷

وَأَمَّا مَنْ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُ
الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا
کہف ۷۷

ترجمہ: اور جو شخص ایمان قبول کرے گا اور اچھے اچھے کام
کرے گا تو (دو سیاہی) اُس کے لئے اچھے سے اچھا بدلہ ہے
اور ہم بہت جلد اُسے اپنے کاموں میں سے آسان کام
(کرنے کو) کہیں گے۔

علامہ بخرانی نے غایۃ المرام میں، ابراہیم جمہونی (شافعی) کی کتاب
فرائد السمطين، سے نقل کیا ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:
قال رسول الله: اتاني جبرئيل عن ربي عز و
جل وهو يقول: اربّي يقرئك السلام ويقول

لَا بُشْرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
الصَّالِحَاتِ وَيُؤْمِنُونَ وَبَاهِلِ بَيْتِكَ الْجَنَّةِ
فَلَهُمْ عِنْدِي جَزَاءُ الْحَسَنَى، وَسَيَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ ” غایۃ المرام ص ۵۸۴

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب
کی طرف سے میرے پاس جبریل امین آیا ہے وہ کہتا ہے: میرا رب
تجھ پر درود و سلام بھیجتا ہے اور تجھے کہتا ہے کہ مومنین کو
خوشخبری سنا دے، وہ مومنین جو اچھے اعمال بجالاتے
ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور میری اہل بیت پر ایمان
رکھتے ہیں۔ وہ جنتی ہیں، اُن کے لئے میرے پاس بہت ہی
اچھی جزاء ہوگی اور عنقریب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔



سُورَةُ طه

میں تین آیات مبارکہ ہیں۔ آیت ۸۲، ۸۹، ۱۲۴

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
ثُمَّ اهْتَدَىٰ۔ طہ ۸۲

ترجمہ:- اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے اچھے
کام کرے پھر (ہدایت) پر ثابت قدم رہے تو ہم اُس کو
ضرور بخشے والے ہیں۔

حافظ سلیمان قندوزی (حنفی) نے حاکم نیشاپوری سے روایت کی
ہے اُس نے اس آیت شریفہ کی تفسیر میں انس ابن مالک سے روایت
کی ہے۔

اِهْتَدَىٰ اِلَى وِلَايَةِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ

بینا بیخ المودہ ص ۱۱۰

رسول اکرم کے اہل بیت کی ولایت ہی ہدایت ہے۔

اسی طرح صاحب (المناقب) نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

قال: والله لو تاب رجلٌ وأمن وعمل صالحاً
ولم يهتد إلى ولا يتنا و موَدَّتْنا ومعرفة
فضلنا كما اغنى عنه ذالك شينا۔

بیابح الموده ص ۱۱۰

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ایک شخص
توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور اچھے عمل کرے ہماری
ولایت و محبت اور ہماری فضیلت و برتری کی معرفت
حاصل نہیں تو کوئی چیز اُسے عذابِ خدا سے نہیں بچا سکتی۔
مُصَنَّف فرماتے ہیں: حضرت علی علیہ السلام کے شیعہ ہر ایت یا
ہیں۔ اُن کی ولایت کے قائل ہیں لفظ (شعرا ہتدی) خصوصاً اُن
کے شیعوں کے بارے میں آتا ہے۔

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلُهُ ۝ ظہ ۱۰۹

ترجمہ: اُس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی مگر جن کو
خدا نے اجازت دی اور اُس کا بولنا پسند کرے۔

(فقہ شافعی) ابن حجر عسقلانی نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے
اس نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

قال (ص) من قال اللهم صل على محمد وعلى
آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك
على محمد وعلى آل محمد كما باركت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وترحم على
محمد وعلى آل محمد كما ترحم على
ابراهيم وعلى آل ابراهيم۔

شهدت له يوم القيامة وشفعت له

فضائل الخمسة از فتح الباری ج ۲ ص ۱۱۳

رسول خدا نے فرمایا جو بھی اس طرح درود شریف پڑھے گا قیامت
کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

مُصَنَّف فرماتے ہیں کہ نبی پر درود و سلام پڑھتے وقت جو آل
محمد کا ذکر کرتے ہیں وہ شیعہ ہیں اور نماز میں نبی اور آل نبی پر درود
پڑھنا واجب جانتے ہیں۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۝ طہ ۱۲۴

ترجمہ :- جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیر لیا۔ تو اُس کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہوگی اور ہم اُس کو قیامت کے دن (اندھا) اٹھائیں گے۔



علامہ حافظ حسکانی (حنفی) نے ابی صالح سے، اُس نے ابن عباس سے روایت کی ہے (ومن اعرض تا آخر)
 اِنَّ مِنْ تَرَكْ وَلَا يَـٰۤاِلهَ (علیؑ) اَعْمَاہِ اللّٰہِ وَاَصْمَاہِ
 جو دنیا میں حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت
 قبول نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اندھا اور بہرا بروز قیامت
 محسوس فرمائے گا۔

مصنف فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے مطابق جو اندھے محسوس
 نہیں ہوں گے وہ شیعانِ حضرت علیؑ ہوں گے۔ شیعانِ حضرت علیؑ
 علیہ السلام ہی، اُن کی ولایت کے قائل ہیں۔



سُورَةُ نُورٍ

میں دو آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت ۳۵ و ۵۱



اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِثْلَةِ
 نِيرِنَا مِصْبَاحٍ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ كَأَنَّهَا
 كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ
 زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ
 زَيْتُهَا يُضِيئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ نُورٍ عَلَى
 نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ
 اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

نور، ۳۵

ترجمہ: خدا تو سارے آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔
 اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق (سینہ)
 ہے جس میں ایک روشن چراغ (علمِ شریعت) اور چراغ
 ایک شیشے کی قندیل (دل) میں ہو (اور) قندیل (اپنی

تڑپ میں) گویا ایک جگہ گاتا ہوا روشن ستارہ (وہ چراغ)
 زیتون کے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے
 جو نہ یورپ کی طرف ہونہ بچھم کی طرف (بلکہ بیچ و بیچ)
 میدان میں اس کا تیل (ایسا شفاف ہو کہ) اگر چہ آگ
 اُسے چھڑے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ آپ ہی روشن
 ہو جائے گا (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نُورٌ عَلٰی نُورٍ
 (نور کی نور پر چھوٹ پڑ رہی ہے۔ خدا اپنے نور کی طرف
 جیسے چاہتا (مستحق سمجھتا) ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور خدا
 لوگوں کے (سمجھانے) کے واسطے مثالیں بیان کرتا ہے۔
 اور خدا تو چیز سے خوب واقف ہے۔



علامہ بحرانی نے (فقیہ شافعی) ابن مغازی سے، اُس نے
 (المناقب) میں علی بن جعفر سے روایت کی ہے۔

اُس نے کہا میں نے ابوالحسن سے اِس آیت مبارکہ کے بارے
 میں پوچھا: كَمْشُكُوۡةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ رُجَاۡجَةٍ
 قَالَ: الْمَشْكُوۡةُ فَاطِمَةُ وَالْمِصْبَاحُ الْحَسَنُ وَالْحَبِيۡنُ
 (الرُّجَاۡجَةُ كَاَنَّهُمَا كَوْكَبٌ دَرِيۡءٌ) قَالَ رَع) کانت

فاطمۃ کو کباً دریا بین نساء العالمین "یُوقَدُ
 مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ" حضرت ابراہیم علیہ السلام
 "لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ" لایہودیہ ولا نصرانیۃ
 "يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ" قال (ع) کاد العلم
 ينطق منها "وَكُوْتَمْسُهُ نَارٌ، نُورٌ عَلَى نُورٍ"
 قال (ع) منها امام بعد امام "يَهْدِي اللهُ
 لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ" یعنی يَهْدِي يُوَلِّا يَتَّبِعَا
 مَنْ يَشَاءُ " غایتہ المرام ص ۳۱۵

علی بن جعفر علیہ السلام کہتے ہیں مجھے امام نے فرمایا:
 مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمۃ الزہرا اور المصباح سے مراد
 حضرت امام حسن اور امام حسین ہیں۔ فاطمۃ الزہرا عالمین کی
 عورتوں میں کوکب و درّی ہیں۔ شَجَرۃ مُبَارَكۃ، حضرت
 ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ سے
 مراد نہ یہودی اور نہ نصرانی دین (بلکہ اسلام) (يَكَادُ
 زَيْتُهَا يُضَيُّ) اُن کا کثرتِ علم (وَكُوْتَمْسُهُ نَارٌ
 نُورٌ عَلَى نُورٍ) ایک امام کے بعد دوسرا امام (يَهْدِي
 اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ) اس سے ہماری ولایت

مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے اہل (مستحق) سمجھتے ہیں ہماری ولایت
و محبت عطا کرتا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں: شیعہ ہی ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے توفیق شامل حال ہے کہ نبی اکرم کے اہل بیت و آئمہ
معصومین سے ولایت و محبت کا دم بھرتے ہیں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا
وَأَطَعْنَا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ نورا ۵۱
ترجمہ :- ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ جب اُن کو
خدا اور اُس کے رسول کے پاس بلایا جاتا ہے تاکہ اُن کے
باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور
(دل سے) مان لیا اور یہی لوگ آخرت میں کامیاب ہونے
والے ہیں۔

⑤

حافظ حاکم حسانی نے اپنی کتاب شواہد التنزیل میں ابی بکر حافظ
سے، اُس نے علی ابن ابی طالب سے روایت ہے۔ حضرت علی
فرماتے ہیں :-

قال لی سلمان : فلما طلعت علی رسول اللہ (ص)
 یا ابا حسن وانا محمداً ضرب بیدین کتفی
 و قال (ص) : یا سلمان هذا وحزبه المفلکون
 شواہد التزیل ج ۱ ص ۷۰

حضرت سلمان نے مجھ سے کہا اسے ابوالحسن جب آپ رسول
 اکرم کے پاس تشریف لائے۔ میں اُن کے ساتھ تھا اہول نے
 میرے سامنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا : اے سلمان یہ (مسل)
 اور اس کا گروہ کامیاب ہیں۔



سُورَةُ شُعَرَاء

میں دو آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۱۰۰، ۱۰۱

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صِدِّيقٍ حَمِيمٍ ۝

شُعَرَاء ۱۰۰، ۱۰۱

ترجمہ :- اب تو نہ کوئی (صاحب) ہماری سفارش کرنے والے
ہیں اور نہ ہی کوئی دل بند دوست ہے۔

حافظ حاکم حسکانی نے شواہد التنزیل میں ابنی علی خالدی سے نقل کیا
ہے اس نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

قال (ع) نزلت هذه الآية في شيعتنا فمالنا
من شافعين ولا صديق حميم، وذالك؛
ان الله تبارك وتعالى يفضلنا حتى اننا نشفع
ويتشفع فلما راي ذالك من ليس منهم
(اي: ليس من الشيعة) قالوا: فمالنا

من شافعیین ۵ ولا صدیق حمیم ۵

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱۸

حضرت علی علیہ السلام نے بیان فرمایا یہ آیات کریمہ ہمارے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فضیلت عطا کی ہے یہاں تک کہ ہم شفاعت کریں گے اور وہ شفاعت قبول فرمائے گا جب ایسے لوگوں نے دیکھا جو شیعوں میں سے نہیں تھے۔ تو انہوں نے ہماری شفاعت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی نخلص دوست ہے۔ (گویا کہ حضرت علیؑ اپنے شیعوں و محبوں کے شفیع ہوں گے۔)



سُورَةُ نَمْلِ

میں دو آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت ۸۹، ۹۰

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ
 مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَنْ جَاءَ
 بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ رَجُومُهَا فِي النَّارِ
 هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ نمل ۸۹-۹۰

ترجمہ :- جو کوئی نیک کام کرے گا۔ اُس کے لئے اس کی
 جزا کہیں بہتر ہے۔ اور یہ لوگ اُس دن خوف و خطر سے
 محفوظ رہیں گے۔ اور جو لوگ بُرا کام کریں گے وہ مُند کے
 بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور اُن سے کہا
 جائے گا) کہ جو کچھ تم (دُنیا میں) کرتے تھے بس اس کی
 جزا تمہیں دی جائے گی۔

علامہ بھرائی نے غایتہ المرام میں ابراہیم ابن محمد الجوبینی اور بنی

(شافعی) سے روایت کی ہے اُس نے اپنی کتاب فرائد السمیعین میں
ابن عبد اللہ جدلی سے نقل کیا ہے۔ اُس نے کہا میں حضرت علی علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا۔

فَقَالَ (ع) يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ اَلَا اُنْبِئُكَ بِالْحَسَنَةِ
الَّتِي مِنْ جَاءَ بِهَا ادْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عِ وَالسَّيِّئَةِ
الَّتِي مِنْ جَاءَ بِهَا اَكْبَتْهُ اللَّهُ فِي النَّارِ! وَلَمْ
يَقْبَلْ عَمَلًا!

امام نے فرمایا: اے عبد اللہ کیا میں تجھے ایسی نیکی سے آگاہ
کروں کہ جو شخص بھی وہ نیکی بجالائے اللہ تعالیٰ اُسے جنت
میں داخل کرے گا۔ اور ایسی ایسی بُرائی سے آگاہ کروں
کہ جس کے دامن میں بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اُسے منہ کے
بل جہنم میں ڈال دے گا۔ اور اس بُرائی کی موجودگی میں اُس
کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

قُلْتُ بَلَى! مِمَّنْ عَرَضَ كَيْفَ هَا۔

قَالَ (ع) الْحَسَنَةُ حُبَّنَا وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا
امام علی علیہ السلام نے فرمایا وہ نیکی جس کے سبب اللہ تعالیٰ
انسان کو جنت میں داخل کرے گا۔ وہ ہماری محبت ہے۔

اور وہ برائی جس کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا اور اوندھے منہ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ وہ ہمارا بغض (دشمنی) ہے۔

”فلہ خیرٌ منها“ ای: من هذه الحسنة خیرٌ منها یوم القيامة وهو الثواب والا من۔

اور وہ چیز جو اُس نیکی سے بھی بہتر ہے وہ، وہ ثواب، اور عذاب سے نجات ہے جو قیامت کے دن نصیب ہوگی۔

قال ابن عباس: ”فلہ خیرٌ منها“ فمنہا یصل

الیہ الخیر۔ غایۃ المرام ص ۳۲۹

ابن عباس نے فرمایا، جو اُس حسنہ سے بھی بہتر ہے وہ یہ ہے کہ اُسے خیر و بھلائی حاصل ہوگی۔



سُورَةُ عَنكَبُوت

میں تین آیات مبارکہ ہیں۔ آیت ۱-۲-۳

الْحَمْدُ لِلَّهِ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكَوَأَنْ يَقُولُوا
آمَنَّاوَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا
وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝ عَنكَبُوت ۱-۲-۳

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) انا کہہ دینے
سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان
نہ کیا جائے گا (ضرور لیا جائے گا) اور ہم نے تو ان لوگوں
کا بھی امتحان لیا جو ان سے پہلے گزر گئے۔ غرض خدا ان
لوگوں کو جو سچے (دل سے ایمان لائے) ہیں یقیناً علیحدہ
دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی ضرور علیحدہ دیکھے گا۔

علامہ سجرائی نے غایت المرام میں ابن شہر آشوب سے اُس نے

ابنِ طالب ہروی سے۔ عامرہ کے طرق سے۔ اسناد کیساتھ علقمہ اور ابی
 ایوب سے نقل کیا ہے کہ جب ”یَا آلَکُمَّ احْسَبِ النَّاسَ“ آیاتِ
 نازل ہوئیں تو رسولِ اکرم نے فرمایا :

قَالَ النَّبِيُّ (ص) لَعَمْرَاؤِ : اِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ
 بَعْدِي هِنَاةٌ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ فِيمَا
 بَيْنَهُمْ وَحَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَ
 حَتَّى يَتَّبِعُوا بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ .

نبی اکرم نے فرمایا اے عمار میرے بعد عنقریب مصیبت
 آئے گی یہاں تک کہ تلوار چلے گی اور بعض افراد بعض کو
 قتل کریں گے اور بعض لوگ بعض سے تبرا (بیزاری) کریں گے۔

فَاِذَا رَأَيْتَ ذَٰلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَٰذَا الْاَصْلَحِ
 عَنْ يَمِينِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

فَاِنْ سَلَكَ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَاَدْيَا فَاَسْلُكْ
 وَاَدِي عَلِيٍّ وَحُلْ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمْرَاؤِ : اِنْ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدًى
 وَلَا يَرُدُّكَ اِلَى رُدًى .

يَا عَمْرَاؤِ : طَاعَةُ عَلِيٍّ طَاعَتِي ، وَطَاعَتِي

طاعة الله ۛ غایۃ المرام ص ۲۰۳

جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو تیرے لئے لازم ہے کہ
علیٰ ابن ابی طالب کے ساتھ (پہلو میں) رہے۔
اگر تمام لوگ ایک راستے پر چل نکلیں تو تو اُن سے دوری اختیار
کر، اور حضرت علیٰ ابن ابی طالب کا ساتھ دے۔
اے عمار آگاہ رہو: علیٰ ابن طالب علیہما السلام تجھے ہدایت
سے دُور نہیں کرے گا اور نہ ہی تجھے گمراہی کی طرف لے جائیگا۔
اے عمار یاد رکھو: علیٰ ابن طالب کی اطاعت، میری اطاعت
ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مصنف فرماتے ہیں: میں نے ان آیات کریمہ کو (الشیعہ فی القرآن)
کے موضوع میں بیان کیا ہے اس لئے کہ ان آیات مبارکہ کی تفسیر میں جو
رسول اکرم سے حدیث وارد ہوئی ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی
ہے کہ مسلم کے لئے، علیٰ ابن طالب کا شیعہ اور پیروکار ہونا واجب ہے
اور جو حضرت علیٰ علیہ السلام کے پیروکار نہیں، انہیں چھوڑنا ضروری ہے
خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔

اور بھی اس قسم کی بہت سی احادیث موجود ہیں۔



سُورَةُ رُومٍ

میں ایک آیت مبارکہ ہے۔ آیت ۲۸

فَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ
وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ رُوم ۲۸
ترجمہ: (اے رسول!) اپنے قریب دار (فاطمۃ الزہرا) کا
حق دے دے اور محتاج پر دیسی کا بھی۔ جو لوگ خدا کی
خوشنودی کے خواہاں ہیں۔ اُن کے حق میں سب سے بہتر
یہی ہے۔ اور ایسے ہی لوگ (آخرت) میں دلی مرادیں پائیں گے۔

حافظ حاکم حسکانی (حنفی) نے اپنی کتاب (شواہد التنزیل لقواعد
التفصیل میں) ابی القاسم سہیل ابن محمد ابن عبداللہ اصبہانی سے اسناد
کے ساتھ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے۔

قال لی سلمان: فلما اطلعت علی رسول اللہ

وانامعه الا ضرب بین کتفی فقال :
 ”یا سلمان هذا وحزبہ المفاکون“ شواہد التزلیح ۱ ص ۷۷
 سلمان نے مجھے (علیؑ کو) بیان کیا ہے کہ میں رسولِ خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ آپ تشریف
 لائے رسولِ اکرم نے میرے شانے کے درمیان ہاتھ مارا اور
 فرمایا :

اے سلمان یہ (علیؑ) اور اس کے شیعہ (گروہ) کامیاب
 ہونے والے ہیں ۔



سُورَةُ سَبَا

میں ایک آیت کریمہ ہے۔ آیت ۱۵

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمُ الْوَادِيَّ الْفَرَى الَّذِي بَارَكْنَا
 قَرْنَى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا
 فِيهَا لِيَالِي وَآيَاتًا آمِنِينَ ۔ سبأ آیت ۱۵
 ترجمہ: ہم نے اہل سبأ اور (شام کی) اُن بستیوں کے درمیان
 جن میں ہم نے برکت عطا کی تھی اور چند بستیاں (سراہ) آباد
 کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں اور ہم نے اُن میں آمد و رفت
 کی راہ مقرر کی تھی کہ ان میں راتوں کو، دنوں کو (جب جی
 چاہے) بے کھٹکے چلو پھرو۔

حافظ قندوزی (حنفی) نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق اسناد
 کے ساتھ ابی صالح ہروی سے نقل کیا ہے۔

قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ إِنَّ أَهْلَ

بِسْمِیْ یُوْذُوْنِیْ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوِیْ
عَنْ اَبَائِکَ اَنْهُمْ قَالُوْا "قَوَامُنَا شَرَّ اَخْلَقَ اللّٰهُ"
فکُتِبَ : وَیَحْکُمُ مَا تَقْرَءُوْنَ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
"وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْقُرْیَ الْتِیْ بَارَکْنَا
فِیْهَا قُرْیَ ظَاہِرَةً"

ابو صالح ہر وہی کہتا ہے میں نے ائمہ زمان کی خدمت میں لکھا
کہ میرے خاندان والے مجھے اس حدیث کے ذریعہ، جو آپ
کے آباؤ اجداد سے نقل کی گئی ہے اذیت پہنچاتے ہیں، "قوا
منا شرار خلق اللہ"

ائمہ عالی مقام نے جواب میں ارشاد فرمایا : تم پروائے ہو
اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اُسے تم نہیں پڑھتے۔
"وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْقُرْیَ الْتِیْ بَارَکْنَا
فِیْهَا قُرْیَ ظَاہِرَةً"

فَمَنْ وَاللّٰهُ الْقُرْیَ الْتِیْ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْهَا وَاَنْتُمْ
الْقُرْیَ ظَاہِرَةٌ۔ ینابیع المودہ ص ۵۱۱

اللہ تعالیٰ کی قسم ہم وہ قریہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی برکتیں ہیں
اور تم قریہ ظاہرہ ہو۔

مصنف فرماتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کی تاویل سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ائمہ معصومین اور اُن کے شیعوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور
 کوئی چیز اس تاویل سے مانع نہیں ہے۔

اس لئے کہ قرآن کریم کے کئی لفظوں میں جیسا کہ کئی روایات میں
 بیان کیا گیا ہے۔



سُورَةُ زَمَر

میں تین آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت ۹-۱۰-۲۹

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ إِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ ۝ زمر: ۹
ترجمہ:- (اے رسول) تم پوچھو تو بھلا کہیں جاننے والے اور نہ
جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ مگر نصیحت و عبرت تو
بس عقل مند لوگ ہی جانتے ہیں۔

حافظ حاکم حسانی حنفی نے اپنی کتاب شواہد التنزیل میں ابی بکر حارثی
سے اسناد کے ساتھ اُس نے جابر سے روایت کی ہے۔ جابر نے اس
آیتِ کریمہ کے متعلق ابی جعفر سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

قَالَ: (الَّذِينَ يَعْلَمُونَ) نَحْنُ (وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ)
عَدُوْنَا (إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَٰئِكَ) شَيْعَتُنَا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۶

(امام محمد باقر) ابی جعفر علیہما السلام نے فرمایا: وہ لوگ جو جانتے
والے ہیں اُن سے مُراد ہم ہیں، اور وہ لوگ جو نہیں جانتے اس
سے مُراد ہمارے دشمن ہیں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل
کرتے ہیں۔ اس سے مُراد ہمارے شیعہ ہیں۔

إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

س زمر آیت ۱۰

ترجمہ: صبر کرنے والوں کو ہی تو اُن کا بھرپور بے حساب بدلہ
(اُجر) دیا جائے گا۔



علامہ بحرانی نے موفق ابن احمد حنفی سے نقل کیا ہے۔ اُس نے اسناد
کے ساتھ انس سے اُس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

قال رسول الله إذا كانت يوم القيامة ينادون
على ابن أبي طالب سبعة أسماء (يا صديق)
ديا دال (يا عابد) يا هادي يا مهدى يا فتى
يا على مرانت وشيعتلك الى الجنة بغير
حساب۔ غایۃ المرام ص ۵۸۳

رَسُولُ خُدَانِے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا حضرت علیؑ
بن ابی طالب کو سات ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا۔
۱۔ اے صدیق ۲۔ اے وال ۳۔ اے عابد ۴۔ اے ہادی
۵۔ اے ہدی ۶۔ اے جوان ۷۔ اے علیؑ، آپ اور آپ
کے شیعہ بغیر حجابِ جنت میں چلے جائیں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَکَآءُ مُتَشَکِّسُونَ
وَرَجُلًا سَلَمًا لِّلرَّجُلِ هَلْ یَسْتَوِیَانِ مَثَلًا

س زمر آیت ۲۹

ترجمہ: خدا نے ایک مثل بیان کی ہے کہ ایک شخص (غلام)
ہے جس میں کئی جھگڑا جو حصہ دار ہیں، اور ایک غلام ہے
کہ پورا ایک شخص کا ہے کیا ان دونوں کی حالت یکساں
ہو سکتی ہے۔ (ہرگز نہیں)

حافظ حاکم حسانی حنفی نے شواہد التشریح میں بیان کیا ہے اُس
نے کہا ہمیں ابو احمد نے اسناد کے ساتھ ابی جعفر (امام محمد باقر)
سے روایت کی ہے۔

”الرَّجُلُ الْبَّاسِلُ لِلرَّجُلِ عَلٰی وَشِيعَتِهِ“

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۹

رجل کے لئے، مرد سالم علیٰ اور اس کے شیعہ ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں: کہ لرجل سے مراد حضرت رسول خدا

ہیں احادیث شریفہ میں صراحت موجود ہے۔ ہم نے یہاں اس کا

ذکر ترک کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں فقط اشارہ مقصود

ہے جو تفصیل چاہتے ہیں وہ مفصلات کی طرح رجوع کریں۔



سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

میں دو آیات مبارکہ ہیں۔ آیت ۴ - ۴۰

الَّذِينَ يَجْمَلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا۔ س مومن آیت
ترجمہ :- جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس
کے ارد گرد (تعیینات) ہیں (سب) اپنے پروردگار کی تعریف
کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور
مومن کے لئے بخشش کی دُعا مانگتے ہیں۔

حافظ حنفی قندوزی نے روایت کی ہے کہ صاحب (المناقب)
نے اسناد کے ساتھ اس میں حضرت علی بن ابی طالب سے نقل
کیا ہے انہوں نے فرمایا۔

قال رسول الله - في حديث ابي ابي ان الله

تبارک وتعالیٰ فضل انبیائہ المرسلین
 علی الملائکتہ المقربین وفضلنی علی
 جمیع النبیّین والمرسلین والفضل
 بعدی لک یا علی وللأئمة من ولدک
 من بعدک فانّ الملائکة من خدامنا
 وخدام محبّینا۔

يَا عَلِيُّ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ
 وَيُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ
 وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا "بِوَلَايَتِنَا

ینابیع المودہ ص ۴۸۵

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا
 اے علی اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و مرسلین کو ملائکہ مقربین پر
 فضیلت عطا کی ہے اور مجھے تمام بیوں اور رسولوں پر
 فضیلت عطا کی ہے اور میرے بعد یا علی تجھے اور تیری اولاد سے
 ہر میرے معصوم اماموں کو فضیلت عطا کی ہے پس ملائکہ،
 ہمارے اور ہمارے محبتوں کے خدام ہیں۔

اے علی ملائکہ ہماری ولایت کی وجہ سے عرش کو اٹھائے

ہوتے ہیں اور اس کے ارد گرد اپنے رب کی تسبیح و
حمد کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے
استغفار کرتے ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں۔ سورہ مومن (غافر) آیت ۷ میں
لِّلَّذِينَ آمَنُوا سَعَىٰ اٰہْلِ بَيْتِ رَسُوْلٍ كَے پیر و کار اور حضرت
علیؑ اور ان کی اولاد ائمہ طہرین کے شیخ مراد ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ
مُوْمِنٌ قَاوِلًا لِّبٰثِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ہ س مومن آیت ۷۴
ترجمہ:- جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت مگر ایمان دار ہو
تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں بے
حساب روزی ملے گی۔

علامہ بحرانی نے غایتہ المرام میں ابن مغازی (فقیہ شافعی) سے روایت
کی ہے اُس نے اپنی کتاب مناقب امیر المومنین میں لکھا ہے اُس
نے کہا کہ ہمیں

قاضی ابو جعفر محمد بن اسماعیل علوی نے اسناد کے ساتھ

انس بن مالک سے نقل کیا ہے اُس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةُ سَبْعُونَ أَلْفًا حَسَابَ
عَلَيْهِمْ - ثُمَّ التَّفْتُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ (ص)
هَمُّ مِنْ شِيعَتِكَ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ
غايۃ المرام ص ۵۷۹

رسول خدا نے فرمایا میری امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب
کے جنت میں داخل ہوں گے۔
پھر نبی اکرم حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:
وہ لوگ آپ کے شیعہ ہیں اور آپ اُن کے امام ہیں۔



سُورَةُ شُورَىٰ

میں ایک آیت کریمہ ہے۔ آیت ۷

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا
لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ
يَوْمَ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فِرْقَىٰ فِي الْجَنَّةِ
وَفِرْقَىٰ فِي السَّعِيرِ ۝ س شوریٰ آیت ۷

ترجمہ اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن یوں بھیجا تاکہ
تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اُن
کو ڈراؤ اور (اُن کو) قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس
(کے آنے) میں کچھ شک نہیں۔ اس دن ایک فسریق
(ماننے والا) جنت میں ہوگا۔ اور فریق (ثانی) دوزخ میں۔

علامہ بحرانی نے موفقی ابن احمد (جو علماء اہل سنت کے بزرگ
علماء میں سے ہے) سے اسناد کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالب

سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (ص):

يَا عَلِي: مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي مَثَلُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

رَسُولِ خِدا صَلي اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا:

اے علی تیری مثال میری اُمت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم

کی طرح ہے۔

اُن کی قوم میں گروہوں میں تقسیم ہو گئی تھی ایک گروہ مومنوں

کا وہ اُن کے حواری تھے۔

دوسرا گروہ جو اُن کے دشمن ہو گئے تھے، وہ یہودی تھے۔

تیسرا گروہ جنہوں نے اُن کے بارے میں غلو کیا وہ نصاریٰ تھے

انہوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا پس وہ ایمان سے نکل گئے۔

اور میری اُمت سے عنقریب تیرے بارے میں تین گروہ ہو

جائیں گے۔

ایک گروہ آپ کے شیعہ ہیں وہ لوگ مومن ہیں۔ دوسرا

گروہ آپ کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ بیعت توڑنے والے ہیں۔ تیسرا

گروہ جنہوں نے آپ کے بارے میں غلو کیا اور وہ جھگڑاوی ہیں۔

وَأَمَّا يَا عَلِي وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ وَعَدَّوْلُكَ

والغالی فیلٹ فی السار، غایتہ المرام ص،، ۵

اور اے علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

آپ کے دشمن اور غلو کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

مُصَنَّف فرماتے ہیں۔ اس روایت کے مطابق رسول اکرمؐ کی

اُمت دُنیا میں تین گروہوں میں ہوگی۔ اور قیامت کے دن دو گروہوں

میں ہوگی

الْجَنَّةِ وَفَرِیقٍ فِی السَّعِیرِ، ایک گروہ جنت میں جائے گا۔

اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔



سُورَةُ فَتَحِ

میں ایک آیت مبارکہ ہے۔ آیت ۲۹

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ ۲۹
ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے
رہے خدا نے اُن کے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

(فقیر شافعی) ابن مغازی نے کتاب مناقب میں اسناد کے
ساتھ ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

ابن عباس سے اس آیت وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ
کے بارے میں پوچھا گیا۔

قال : سأل قوم النبی (ص) فقالوا : فیمن نزلت
هذه الایة یا نبی الله ؟

ابن عباس نے کہا ایک قوم نے نبی اکرم سے سوال کیا۔ اسے

اللہ تعالیٰ کے نبی یہ آیت شریفہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قال (ص) : اذا كان يوم القيامة عقد لواء من

نور ابیض فاذا مناد :

ليقيم سيد المؤمنين ومعه الذين امنوا

بعد بعث محمد (ص) فيقوم علي ابن ابی

طالب فيعطى اللواء من النور لا بیض بیدہ

تحتہ جميع السابقين الاولين من المهاجرين

والانصار لا یخالطهم غیرهم حتی یجلس

على منبر من نور

رب العزة ويعرض الجميع عليه رجلاً

رجلاً فيعطى اجره ونوره فاذا اتى على اخرهم

قيل لهم : هل عرفتم مواضعكم ومنازلکم

من الجنة ان ربکم يقول : عندی مغفرة

واجر عظیم یعنی الجنة فيقوم علی والقوم

تحت لوائه معهم حتی یدخل بهم الجنة

الحديث : مناقب ابن مغازلی ص ۳۲۲ طبع اول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کے

دن سفید نور والا پرچم کھولا جائے گا۔ اچانک ایک منادی
آواز دے گا۔ مومنین کے سردار اور وہ لوگ جو حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے
بعد ایمان اُن پر لائے ہو کھڑے ہو جاؤ۔

پس حضرت علی علیہ السلام ابن ابی طالب کھڑے ہوں گے۔
سفید نور والا جھنڈا اُن کے ہاتھ میں دیا جائے گا اُس کے نیچے تمام
مہاجرین و انصار میں سے سابقین و اولین جمع ہوں گے اُن کے
ساتھ، اور کوئی اُن کا غیر نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ حضرت علی علیہ السلام
رب العزت کی طرف سے بنے ہوئے ثوری منبر پر رونق افروز ہوں
گے اور ایک ایک آدمی ہو کر حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو گا پس
وہ اس کو اس کا اجر اور جزاء عطا فرمائیں گے جب اُن میں سے آخری
آدمی حاضر ہو گا۔ اُس وقت کہا جائے گا:

کیا تم نے اپنی اپنی جگہ اور مکان جنت میں پہچان لئے
ہیں۔ بے شک تمہارا کریم رب فرماتا ہے۔ میرے پاس
بخشش اور اجر عظیم ہے۔ یعنی جنت ہے پس حضرت
علی ابن ابی طالب علیہما السلام کھڑے ہوں گے۔
اور وہ لوگ جو پرچم کے نیچے ہوں گے اُن کے ساتھ

اُٹھ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ تمام حضرت علی
 علیہ السلام کے ہمراہ جنت میں داخل ہوں گے۔



سُورَةُ ق

میں ایک آیت کریمہ ہے۔ آیت ۲۴

الْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ه ق آیت ۲۴
ترجمہ: تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔

علامہ بحرانی نے کتاب (المناقب الفاخرہ فی العترۃ الطاہرہ) سے
اسناد کے ساتھ زید ابن عبداللہ ابن مسعود سے اس نے اپنے باپ
سے روایت کی ہے۔

قال: دخلت يوماً على رسول الله (ص) فقلت
يا رسول الله أرني الحق حتى أتبعه.
قال: يا ابن مسعود لجز المحذوع.

فولجت فرأيت أمير المؤمنين راکعاً
ساجداً وهو يقول عقيب صلاته
اللهم عجل لعمادتنا محمد عبدك ورسولك

اغفر للخطائين من شيعتي۔

اس نے کہا ایک دن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول مجھے حق دکھاؤ تاکہ میں اُس کی پیروی کروں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن مسعود کمرے کے اندر داخل ہو جاؤ۔ میں اندر داخل ہوا تو میں نے حضرت علی علیہ السلام کو رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا اور وہ نماز کے بعد اس طرح دُعا مانگ رہے تھے۔

اے اللہ تجھے اپنے بندے اور اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت کا واسطہ میرے خطا کار شیعوں کے گناہ مُعاف فرما۔

قال ابن مسعود: فخرجت لاخبر رسول الله (ص) بذا الذي فوجدته راكعاً وساجداً وهو يقول:
اللهم عجل عذابي عبدك علي اغفر للعا صين
من امتي۔

ابن مسعود کہتا ہے۔ میں باہر نکلا تاکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر دوں پس میں نے رسول خدا

کو رکوع و سجد کرتے ہوئے پایا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دُعا فرہے تھے۔

اے اللہ تجھے اپنے بندے علی علیہ السلام کی عزت و عظمت کا واسطہ میری امت کے عاصیوں کے گناہ معاف فرما۔
قال ابن مسعود: فأخذني الهلع حتى غشي عليّ، فرفع النّبي (ص) رأسه

وقال (ص) يا ابن مسعود اكفر بعد ايمان ؟
ابن مسعود کہتا ہے مجھے گھبراہٹ نے بے یا یہاں تک کہ مجھ پر غش طاری ہوا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا سر اٹھایا اور فرمایا:

اے ابن مسعود کیا تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے؟
فقلت معاذ الله ولكن رأيت يسئل الله
تعالیٰ بلک وانت تسئل الله تعالیٰ بم

میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی عزت و عظمت کا واسطہ دے کر دُعا کر رہے ہیں اور جب آپ کو دیکھا تو حضور بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کر رہے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام

کی عزت و عظمت کا واسطہ دے رہے ہیں۔

فقال (ص) یا ابن مسعود ان الله تعالى خلقني
وعليًّا والحسن والحسين من نور عظمته
قبل الخلق بألفي عام حين لا تسبيح
ولا تقديس۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن مسعود
بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے با عظمت نور سے علیؑ، حسنؑ
حسینؑ اور مجھ (محمدؐ) کو خلق فرمایا جب تسبیح و تقدیس کا
نام و نشان نہ تھا۔ مخلوق کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے
ہمیں خلق فرمایا۔

وفتق نوري فخلق منه السموات والارض ،
وانا افضل من السموات والارض ۔

اور میرے نور سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے
اور میں زمین و آسمان سے افضل ہوں۔

وفتق نور علي فخلق منه العرش والكرسي ،
وعلي اجل من العرش والكرسي

اور حضرت علیؑ کے نور سے عرش اور کرسی کو خلق فرمایا اور

حضرت علیٰ عرش اور کرسی سے اجل ہیں۔

وَفَتَقْ نُورَ الْحَسَنِ فَخَلَقَ مِنْهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ

وَالْحَسَنَ اجَلَ مِنَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ۔

اور حضرت امام حسنؑ کے نور سے لوح و قلم کو خلق فرمایا اور

امام حسنؑ لوح و قلم سے اجل ہیں۔

وَفَتَقْ نُورَ الْحُسَيْنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجَنَّاتِ وَالْحُورَ الْعَيْنِ

وَالْحُسَيْنِ اَفْضَلَ مِنْهُمَا۔

اور حضرت امام حسینؑ کے نور سے جنّات اور حور العین کو

خلق کیا اور حضرت امام حسینؑ علیہ السلام اُن سے افضل ہیں۔

فَاظْلَمَتِ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ فَشَكَتِ

الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ الظُّلْمَةَ وَقَالَتْ

بِمَحَقِّ هَؤُلَاءِ الْأَشْيَاحِ الَّتِي خَلَقْتَ إِلَّا مَا

نَحْرَجْتَ عَنْهَا هَذِهِ الظُّلُمَةُ

مشرق و مغرب تاریک تھے۔ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں تاریکی کی شکایت اور عرض کی تجھے ان بزرگ

ہستیوں کا واسطہ جنہیں تُو نے خلق کیا جز تاریکی ابھی تک

دور نہیں ہوئی اُن کے صدقے ہم سے دور فرما۔

فخلق الله عز وجل روحاً وقرنها بأخرى
 فخلق منها نوراً ثم أضاف النور إلى الروح
 فخلق منها الزهر، فمن ذلك سميت الزهراً
 فأضاء منها المشرق والمغرب
 پس اللہ تعالیٰ نے روح کو خلق کیا اور اس کو دوسرے کے ساتھ
 متصل کیا پس اس سے نور خلق کیا پھر نور کا اضافہ کیا روح
 کی طرف پس اس سے زہرا کو خلق کیا پس اسی وجہ سے نام
 زہرا رکھا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے مشرق و مغرب
 کو روشن کیا۔

يا ابن مسعود: اذا كان يوم القيامة يقول
 الله عز وجل لي ولعلي :
 ادخلا النار من شئتما، وذلك قوله تعالى :
 القيا في جهنم كل كفار عنيد ۝
 اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت
 علیؑ اور محمدؐ کو فرمائے گا۔
 جسے تمہارا جی چاہے جہنم میں داخل کرو۔
 اور یہی اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ (تم دونوں ہر ناشکرے اور

سرکش کو جہنم میں ڈال دو) کا مطلب ہے۔

فَالْكَفَّارُ مِنَ بَحْدِ نَبَوِّیِّ وَالْعَنِیدُ مِنَ عَانِدِ

عَلِیًّا وَاهْلَ بَیْتِهِ وَشِیعَتِهِ ۛ

پس کفار وہ ہیں جنہوں نے جان بوجھ کر میری نبوت کا

انکار کیا اور عنید ہر وہ شخص ہے جس نے حضرت علیؑ اور

اس کے شیعوں سے مقابلہ کیا۔ (جھگڑا کیا)

مُصَنَّف فرماتے ہیں: احتمال یہ ہے کہ تمام ملائکہ کو حضرت

رَسُولِ اکَرِیْم عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور سے خلق فرمایا (زمین و آسمان

کے ضمن میں) اس لئے کہ زمین و آسمان کہنے کی وجہ سے ملائکہ

اس میں داخل ہیں۔

اور یہ احتمال بھی ہے کہ جُدا جدا خلق کئے ہوں جو عرش و کرسی

پر موکل ہیں۔ اُن کو حضرت علیؑ السلام کے نور سے اور لوح و قلم کے موکلین کو

یا اُن کے علاوہ باقی ملائکہ کو حضرت امام حسن علیہ السلام کے نور سے اور

ملائکہ جنّات کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے نور سے پیدا کیا ہو۔ اس

کے علاوہ بھی کئی احتمال ہو سکتے ہیں۔

سُورَةُ الْقَمَرِ

میں دو آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۵۴-۵۵

إِنَّ الْمُنْتَفِلِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهْرٍ فِي مَقْعَدِ
صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ۵۴-۵۵
ترجمہ: بے شک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور
نہروں میں (یعنی) پسندیدہ مقام میں ہر طرح کی قدرت
رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے۔

علامہ بھراتی نے غایتہ المرام میں موفق ابن احمد کی سے نقل کیا ہے
اُس نے اپنی کتاب فضائل امیر المؤمنین میں ذکر کیا ہے۔ اُس نے کہا
سید البوطاہ نے اسناد کے ساتھ جابر ابن عبد اللہ انصاری سے
روایت کی ہے اُس نے کہا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) لِعَلِيٍّ (ع)
إِنَّ مَنْ أَحْبَبَكَ وَتَوَلَّاهُ أَسْكَنَهُ اللَّهُ

الْجَنَّةَ مَعَنَا.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی السلام

کو فرمایا:

بے شک جو تیرے ساتھ محبت رکھے گا اور تیری ولایت
کا قائل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں ہمارے ساتھ
مکان عطا فرما دے گا۔

ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ (ص) بِحَرْفِ رَسُولِ خُدَانِ تِلَاوَتِ فَرَمَانِ -
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ دَنَاهُمْ فِيهَا مَقْعَدٌ
صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ

غایۃ المرام ص ۴۱۱

بے شک پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں اور نہروں میں
یعنی اپنے پسندیدہ مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے
بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے۔



سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

میں آٹھ آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت نمبر ۱۰ - ۱۱ - ۳۵

۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۴۰ - ۴۱

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝

س واقعہ آیت ۱۰ - ۱۱

ترجمہ :- اور جو آگے بڑھ جانے والے ہیں (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ خدا کے مقرب ہیں ۔

حافظ حاکم حسکانی (حنفی) نے اپنی کتاب شواہد التنزیل میں ذکر کیا ہے۔ اُس نے کہا ہمیں ابو عبد الرحمن احمد ابن عبد اللہ ابن ابراہیم صوفی نے اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے۔ اُس نے کہا۔

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (ص) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝

قَالَ (ص) حَدَّثَنِي جَبْرِئِيلُ بِتَفْسِيرِهَا قَالَ:

ذالک علی وشیعته الی الجنة۔

ابن عباس نے کہا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں اس قول کے متعلق سوال کیا۔
رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کی تفسیر میں جبریل امین
نے یوں فرمایا ہے کہ اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام اور
اُن کے شیعہ ہیں۔ (جو پہلے جنت کی طرف جائیں گے)۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۱۵-۲۱۶

مصنف فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے پہلے جانے والے وہی ہیں
خطیب بغدادی ابو بکر احمد ابن علی نے اپنی کتاب (المناقب)
میں اسی طرح ابن عباس سے روایت کی ہے۔

قال (ص) قال لی جبرئیل : ذالک علی وشیعته
السا بقون الی الجنة المقربون من اللہ بکرامتہ

المناقب خطیب بغدادی ص ۱۸۷

لہم
رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھ (محمدؐ) کو جبریل امین نے بتایا اس
سے مراد حضرت علیؑ اور اُن کے شیعہ ہیں جو جنت میں پہلے
داخل ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اور ان
کے لئے کرامت ہے۔

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنِشَاءً ۖ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۚ
عُرُبًا أَتْرَابًا لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ واقعہ ۳۵ تا ۳۸
ترجمہ :- وہ عورتیں عیسٰی کی جن کو ہم نے بنتِ نیا پیدا کیا تو ہم
نے انہیں کنواریاں پیاری پیاری چھوئیاں بنایا۔ یہ سب
سامان داہنے ہاتھ (میں اعمال نامہ) لینے والوں کے
واسطے ہے۔

حافظ حاکم حسانی (سنی) نے شواہد التنزیل میں نقل کیا ہے اس
نے کہا کہ مجھے قاضی ابو بکر حبیری نے اسناد مذکور کے ساتھ ابی جعفر
(امام محمد باقر) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ہے۔
”اصحاب الیمین“

قال: هم شيعتنا اهل البيت

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۴

حضرت امام محمد علیہ السلام نے فرمایا:

اصحاب یمین ہم اہل بیت رسول خدا کے شیعہ ہیں۔

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ فَسَلَامٌ

لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ واقعہ ۹۰-۹۱

ترجمہ: اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔ تو
(اُس سے کہا جائے گا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طعن
سے سلام ہو۔



حافظ حاکم حاکمی (حنفی) سے روایت کی ہے اس نے کہا ہمیں
عبدالرحمن ابن حسن حافظ نے اسناد مذکور کے ساتھ عنبتہ ابن نجاد
عابدی سے اُس نے جابر سے اس نے ابی جعفر (امام محمد باقر) سے
اس قول خدا کے بارے میں بیان کیا ہے۔

”اَصْحَابُ الْيَمِينِ“

قال (ع) نحن وشيعتنا اصحاب اليمين۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۳

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اصحاب الیمین
ہم اور ہمارے شیعہ ہیں۔



سُورَةُ حَدِيدٍ

میں دو آیات مبارکہ ہیں۔ آیت ۱۹-۲۸

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّادِقُونَ وَالشَّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ
أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۝

الحديد ۱۹

ترجمہ: اور جو لوگ خدا اور اُس کے رسولوں پر ایمان
لائے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقوں
اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے اُن کے لئے اُن
ہی (صدیقوں اور شہیدوں) کا اجر اور اُن کا نور ہوگا۔

علامہ شافعی ابن مغازی نے اپنی کتاب (مناقب) میں اس
آیت شریفہ کے متعلق سبند مذکور کے ساتھ ابن عباس سے اُس
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔
قَالَ قَوْمٌ لِلنَّبِيِّ (ص) فِيمَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

یا نبی اللہ ؟

لوگوں کی ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبی (ص) اس آیت شریفہ کی تفسیر بیان فرمائیں ؟

قال (ص) اذا كان يوم القيامة عقد نواء من نور ابيض ونادى مناد ليقم سيد المؤمنين فيقوم على ابن ابي طالب، فيعطى الله اللواء من النور الابيض بيده، تحته جميع السابقين الاولين من المهاجرين والانصار ولا يخالطهم غيرهم، حتى يجلس على منبر من نور العزة ويعرض الجميع عليه رجلاً رجلاً فيعطى ونورة، فاذا اتى على اخرهم قيل لهم قد عرفتم موضعكم ومنازلكم من الجنة ان ربكم يقول عندي لكم مغفرة واجر عظيم يعنى الجنة، فيقوم على ابن ابي طالب والقوم تحت نوائه معه حتى يدخل معه الجنة ثم يرجع

إلى منبره، ولا يزال يعرض عليه جميع
 المؤمنين فيخذ نصيبه منهم إلى الجنة
 ويترك أقواماً على الشارقذ لك قوله
 عز وجل: وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
 أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ
 عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ
 یعنی: السابقین الاقلین، والمؤمنین،
 واهل الولاية له، وقوله (تعالی) اَوَّلَ الَّذِينَ
 كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْحَرِيمِ
 یعنی: كفروا بالولاية بحق علی، وحق علی
 الواجب علی العالمین۔

مناقب ابن مغازی ص ۳۲۲ طبع اول
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
 ایک سفید نور والا پرچم کھولا جائے گا۔ ایک منادی ندا
 کرے گا۔ مؤمنین کے سردار کھڑے ہو جائیے۔ پس حضرت
 علی ابن ابی طالب علیہما السلام کھڑے ہوں گے پس انہیں
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفید نور والا پرچم ملے گا۔ اس پرچم

کے نیچے مہاجرین و انصار سے سابقین الاولین اکٹھے ہوں گے۔ اُن کا کوئی غیر اُس جھنڈے کے نیچے نہیں ہوگا یہاں تک کہ حضرت علی علیہ السلام رب العزت کی طرف سے بنے ہوئے نوری منبر پر رونق افروز ہوں گے، تمام لوگ ایک ایک ہو کر حضرت علی امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوں گے پس وہ ہر ایک کو اجر و جزاء عطا فرمائیں گے۔ جب اُن میں سے آخری شخص کو اجر عطا فرمائیں گے تو اُس وقت انہیں کہا جائے گا۔ تم نے جنت میں اپنی اپنی منزل و مرتبہ پہچان لیا ہے۔ بے شک تمہارا رب فرماتا ہے کہ میرے پاس تمہارے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے یعنی وہ (اجر عظیم) جنت ہے۔

پس حضرت علی علیہ السلام اور وہ لوگ جو پرچم (لوائے حمد) کے نیچے ہوں گے۔ اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نوری منبر پر واپس تشریف لائیں گے، اور ہمیشہ مؤمنین اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا

اپنا نصیب جنت حاصل کریں گے۔

اور کئی لوگوں کو جہنم میں چھوڑ دیں گے۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقیوں اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے اُن کے لئے ہی (صدیقیوں اور شہیدوں) کا اجر ہوگا۔ یعنی سابقین اولین اور مومنین و اہل ولایت کے لئے اجر و جزاء ہوگی۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان : اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ اصحاب جہنم ہیں۔ یعنی جنہوں نے حضرت علیؑ السلام کی ولایت اور اُن کے حق سے انکار کیا۔ حضرت علیؑ کا حق، تمام عالمین پر واجب ہے۔

مُصَنَّف فرماتے ہیں : اہل ولایت اُن کے شیعہ ہیں۔ لہذا اُن کے شیعوں کے حق میں ہی یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ہے۔ اور اجر کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی لوگ صدیقین اور شہداء کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اُن کا اجر اور اُن کے لئے جزاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے انہیں نور ملے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ
نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝

س حدید آیت ۲۸

ترجمہ: اے ایمان دارو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کے
رسول (محمد) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دو حصے
عطا کرے گا اور تم کو ایسا نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی
میں تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے
والا مہربان ہے۔



حافظ حاکم حسانی (حنفی) نے شواہد التشریل میں روایت کی ہے
اُس نے کہا ہمیں محمد ابن عبداللہ ابن احمد صوفی نے اسناد کے ساتھ
سعد ابن ظریف سے، اُس نے ابی جعفر (امام محمد باقر) سے خبر دی ہے۔
قوله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ، وَ
آمِنُوا بِرَسُولِهِ، يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ۔
قال (ع) مَنْ تَمَسَّكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نُورٌ

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۲۸

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق

اے ایماندارو فرمایا

جو بھی حضرت علی علیہ السلام کی ولایت سے تمسک رکھے

گا اس کیلئے نور ہوگا۔

حافظ حاکم حسکانی (حنفی) نے اسی طرح ایک اور روایت بیان

کی ہے۔ اُس نے کہا: ہمیں عبدالرحمن ابن حسن نے اسناد کے ساتھ

ابی عبید جو ابن عباس کا غلام ہے کے ذریعے خبر دی ہے۔ اُس

نے کہا میں نے ابی سعید خدری سے سنا۔

اُس نے کہا:

قال رسول الله (ص) رسولُ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اما والله لا يحب اهل بيتي عبدٌ الا اعطاه

الله عز وجل نوراً حتى يرد على الحوض،

ولا يبغض اهل بيتي عبدٌ الا احتجب

الله عنه يوم القيامة۔ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۲۹

اللہ تعالیٰ کی قسم جو بھی میری اہل بیت سے محبت رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ اُسے نور عطا کرے گا یہاں تک کہ وہ میرے

پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوگا۔

اور جو کوئی میری اہل بیت سے بُغض (دشمنی) رکھے گا اللہ

تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے مُنہ موڑے گا (یعنی اپنی

رحمت سے نہیں نوازے گا)۔

مُصنّف فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیتِ رسولؐ

کے شیعہ ممتاز ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور کے ذریعہ قیامت کے دن اس کی

ہولناکیوں میں اس نور کے سبب تمام راستے طے کریں گے۔



سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ

میں ایک آیت مبارکہ ہے۔ آیت ۲۲

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا
آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ
عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ
الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ وَ
يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ مجادلہ آیت ۲۲

ترجمہ :- جو لوگ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے
ہیں تم اُن کو خدا اور اُس کے رسول کے دشمنوں سے
دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ اگرچہ وہ اُن کے باپ

یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ (کہوں نہ) ہوں
یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان ثابت
کر دیا ہے۔ اور خاص اپنے نور سے اُن کی تائید کی ہے۔
اور اُن کو (بہشت کے) اُن (ہرے بھرے) باغوں میں
داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ (اور وہ)
ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔ خدا اُن سے راضی اور وہ خدا
سے خوش یہی خدا کا گردہ ہے۔ سُن رکھو کہ خدا ہی کے
گردہ کے لوگ دلی مُرادیں پائیں گے۔



حافظ حاکم حسانی (حنفی) نے روایت کی ہے۔ اُس نے کہا
ہمیں ابی بکر محمد ابن حسین ابن صالح سبیعی نے اسناد کے ساتھ
علی ابن محمد ابن بشیر سے نقل کیا ہے: اُس نے کہا
کُنْتُ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ لُجَاجٍ إِذْ جَاءَ
رَاكِبًا تَاحَ بَعِيدًا ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى دَفَعَ
إِلَيْهِ كِتَابًا ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ مَا يَرِيدُ مِنِّي
الْمَهْلَبُ ، فَوَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا الْيَوْمَ مِنْ دُنْيَا ،
وَلَا لَنَا مِنْ سُلْطَانٍ

میں محمد بن علی (امام محمد باقر) کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک
سوار آیا اُس نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا پھر امام عالی مقام
کی خدمت میں حاضر ہوا ایک خط انہیں پیش کیا، جب
(امام محمد باقر) نے پڑھا، فرمایا: مہلب ہم سے کس حسینہ
کا ارادہ رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قسم آج ہمارے پاس نہ دُنیا سے کچھ ہے
اور نہ ہی ہم سلطان ہیں۔

فقال: جعلني الله فداك انه من اراد الدنيا

والاخرة فهو عندكم اهل البيت

سوار، (جس نے امام کی خدمت میں خط دیا تھا) نے عرض
کیا میری جان پر قربان، جس نے دُنیا و آخرت کا ارادہ کیا
اُس نے اہل بیت رسولؐ سے پایا یعنی (دُنیا و آخرت
کے آپ ہی تو مالک ہیں۔

قال (ع)، (یعنی محمد ابن علی الباقر) ما شاء الله

اما انت من احبنا في الله، نفعه الله بحبنا

ومن احبنا بغير الله

قال الله يقضى في الامر ما يشاء انما احبنا

اهل البيت شیئاً یکتبه الله فی قلب
العبد ، فمن کتبه الله فی قلبه لم یستطع
احدا ان یحوه ، اما سمعت الله یقول :

”اولئک کتب فی قلوبهم الایمان وایتد هم
بروح منه تا آخر آیت ، فحبنا اهل البيت
الایمان شواهد التنزیل ج ۲ ص ۲۴۵

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ! جو کچھ اللہ تعالیٰ
چاہے ، بہر حال جو کوئی ہمارے ساتھ فقط اللہ کے لئے
محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری محبت کی وجہ سے اُسے
نفع پہنچائے گا۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غرض سے محبت کرے
گا ، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمور میں جس طرح
چاہے فیصلہ کرتا ہے ۔

ہم اہل بیت رسول کی محبت ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ
بندے کے دل میں ثابت کر دیتا ہے اور جس کے دل میں
ہماری محبت ڈال دے کسی کی طاقت نہیں کہ اسے ختم کر سکے
کیا تُو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ؟ خداوند کریم

کا ارشاد ہے۔

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان ثابت کر دیا ہے۔ اور خاص اپنے نور سے اُن کی تابید کی ہے، اور ان کو بہشت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے خدا اُن سے راضی اور خدا سے خوش یہی خدا کا گروہ ہے سُن رکھو کہ خدا کے گروہ کے لوگ دلی مرادیں پائیں گے۔
پس ہم اہل بیت رسولؐ کی محبت ہی، ایمان ہے



سُورَةُ الْحَشْرِ

میں ایک آیت مبارکہ ہے۔ آیت ۵

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ حشر آیت ۵

ترجمہ: جنتی اور جہنمی کسی طرح برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی

لوگ تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

علامہ بحرانی نے ابی مؤید موفق ابن احمد (حنفی) سے اُس نے

باسناد ابی زبیر سے اُس نے جابر سے روایت کی ہے اُس

نے کہا:

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ (ص) فَأَقْبَلَ عَلَيَّ ابْنُ

أَبِي طَالِبٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(ص) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هَذَا وَشِيعَتَهُ

هُمْ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، غَايَةُ الْمَرَامِ ص ۳۲۸

میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ
 حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام تشریف لائے۔ پس
 رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے
 اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 بے شک یہ (علیؑ) اور اُس کے شیعہ ہی قیامت کے
 دن کامیاب ہوں گے۔



سُورَةُ الصَّف

میں ایک آیت مبارکہ ہے آیت ۱۲

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً
فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ صفا آیت ۱۲
ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں
اُن باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری
ہیں اور پاکیزہ مکانات میں (جگہ دے گا) جو جاودانی
بہشت میں ہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

علامہ بھرائی نے مسند احمد ابن حنبل سے (باسناد) فضل
ابن زید ابن ارقم سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا۔ رسول خدا
نے فرمایا :

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِالْقَضِيبِ الْأَحْمَرِ

الذی غرّسه اللہ عزّ وجلّ فی جنتِ عدنّ
 یَمِینَہُ فلیتمسکْ بحبِ علی ابنِ ابی
 طالب۔ غایتہ المرام ص ۵۷۸

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو
 شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تفضیبِ احمد جیسے اللہ
 تعالیٰ نے جنتِ عدن کی داہنی جانب قرار دیا ہے اُسے
 نصیب ہو، پس اُسے چاہیے کہ حضرت علی ابن ابی طالب
 علیہما السلام کی محبت کو مضبوطی سے دل میں جکھ دے۔



سُورَةُ الْمَزْمَلِ

میں ایک آیت مبارکہ ہے۔ آیت ۱۹

إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝
مزل آیت ۱۹

ترجمہ: بے شک یہ نصیحت ہے تو جو شخص چاہے
اپنے پروردگار کی راہ اختیار کرے۔

حافظ (ابن حجر) فقیہ شافعی نے صواعق محرقہ میں عبدالعزیز
سے سند کے ساتھ نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے رسول اکرمؐ نے
فرمایا:

أَنَا وَاهِلُ بَيْتِي شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَغَصَانُهَا
فِي الدُّنْيَا "فَمَنْ تَمَسَّكَ بِنَا اتَّخَذَ إِلَىٰ
رَبِّهِ سَبِيلًا" صواعق محرقہ ص ۹۰
میں (محمدؐ) اور میری اہل بیت جنت میں درخت

ہیں اور اُس کی شاخیں دُنیا میں ہیں۔ پس جس نے ہماری
ساتھ مضبوطی سے رشتہ محبت استوار کیا۔ اُس نے اپنے
رب کا راستہ پایا۔

مصنّف فرماتے ہیں: رسول اکرم اور اُن کی اہل بیت
علیہم السلام سے تمسک رکھنے والے تنہا، فقط اُن کے شیعہ
ہی ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مطابق یہ آیت
کرمہ فقط اُن کے شیعوں پر ہی صادق آتی ہے۔



سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ

میں تین آیات مبارکہ ہیں۔ آیت ۳۸-۳۹-۴۰۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۚ اِلَّا اَصْحَابَ
الْيَمِيْنِ ۚ فِيْ جَنَّاتٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ ۚ
ترجمہ :- ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔ مگر
واپس ہاتھ میں نامہ اعمال رکھنے والے جنت کے باغوں
میں گناہ گاروں سے باہم پوچھ رہے ہوں گے۔

حافظ حاکم حسانی (حنفی) نے کہا کہ مجھے ابو بکر جبري نے
(با سناد مذکور) عن عبد سے اُس نے جابر سے اُس نے
ابی جعفر (امام محمد باقر) سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر کے بارے
میں بیان کیا:

”كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّا اَصْحَابَ
الْيَمِيْنِ“

قال (ع) هم شيعتنا اهل البيت

شواهد التنزيل ج ۲ ص ۲۹۳

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ (فرمانِ خدا) ہم اہل
بیتِ رسولؐ کے شیعوں کے بارے میں ہے۔ اصحاب الیمین
سے مراد ہمارے شیعہ ہیں۔



سُورَةُ النَّبَاِ

میں ایک آیت کریمہ ہے۔ آیت ۳۸

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَاٰئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ
اِلَّا مَنْ اَمَرَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

سورہ نباۃ آیت ۳۸

ترجمہ :- قیامت کے دن روح اور ملائکہ صف در صف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے کسی کو بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی مگر جن کو رحمن اجازت دے گا۔

حافظ علامہ حکامی (حنفی) نے تفسیر فرات ابن ابراہیم سے باسناد ابی جبار و دوسری روایت کی ہے۔

قال۔ قال ابو جعفر۔ فی قولہ تعالیٰ :-

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَاٰئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ

إِلَّا مَنْ أَدِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا
 اُس نے کہا میں نے ابو جعفر (امام محمد باقر) سے اللہ تعالیٰ کے
 اس فرمان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا :
 إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُطِفَ قَوْلُ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) عَنْ
 قُلُوبِ الْعِبَادِ فِي الْمَوْقِفِ إِلَّا مَنْ أَقْرَبَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَهُوَ
 قَوْلُهُ "إِلَّا مَنْ أَدِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ"

من اهل ولاية علي
 فهو الذين يؤذَنُ لهم بقول : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۲

ابو جعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : قیامت
 کے دن ایک مقام پر لوگوں کے دلوں سے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اُٹھالیا جائے گا۔ مگر سوائے اُن لوگوں کے
 جو حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔
 اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ إِلَّا مَنْ أَدِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ
 کا مطلب یہی ہے، یعنی جس کو اللہ تعالیٰ بولنے کی اجازت
 دے گا۔

پس جن کو کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ زبان پر لانے کی طاقت

ہوگی وہ فقط شیعان حضرت علی علیہ السلام ہی ہوں گے۔
مصنّف فرماتے ہیں: (يُؤْذَنُ) یعنی اذن تکوینی، قلوب
سے اٹھالینا، اُچک لینا یہ اذن تکوینی کے ساتھ زیادہ مناسب ہے
پس جو حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے قائل ہیں۔ اُن کے
دلوں سے یہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محو نہیں ہوگا۔ وہ لوگ اس کا درد
کرتے ہیں اور اسی کے ذریعہ جنت نعیم میں جائیں گے۔



سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

میں ایک آیت شریفہ ہے۔ آیتِ نَدَا

وَإِذَا الصُّحُفُ تُشْرِكُ ۝ سُورَةُ التَّكْوِيْنِ آیتِ نَدَا
ترجمہ :- اور جس وقت (اعمال کے) دفتر کھولے جائیں گے۔

علامہ بھرانے نے ابنِ مغازلی شافعی سے (باسناد) زہری سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا۔ اُس نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہیں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

”عنوان صحیفۃ المؤمن حبّ علی بن ابی

طالب“ غایۃ المرام ص ۵۷۹

مؤمن کے اعمال نامے کا عنوان حضرت علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔

مصنف فرماتے ہیں، مؤمن کے اعمال نامے میں ایسا کلمہ جس

سے پہچان ہو کہ اس اعمال نامے والا مومن ہے یا نہیں۔ وہ فقط حضرت
 علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی محبت کا درجہ ہونا ہے۔ اگر ایک
 شخص کے اعمال نامے میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت موجود ہے۔
 تو وہ مومن ہے۔ اور اگر اعمال نامہ علی علیہ السلام کی محبت سے خالی ہے
 تو وہ مومن نہیں ہے خواہ وہ جو بھی ہو۔



سُورَةُ الشَّقَاقِ

میں تین آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۴-۸-۹

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابًا بِيَمِينِهِ فَسَوَّغَ
يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنْقَلِبُ اِلَى
اَهْلِهِ مُسْرُورًا

س الشقاق آیت ۴-۸-۹

ترجمہ :- پھر (اس دن) جس کا نامہ عمل اس کے داہنے
ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اُس سے تو حساب آسان طریقہ سے
لیا جائے گا۔ اور (پھر) وہ اپنے (مؤمنین کے) قبیلہ کی طرف
خوش خوش پلٹے گا۔

علامہ بخرانی نے روایت کی ہے اُس نے کہا: محمد ابن علی ابن شاذان
نے المائۃ الروایۃ میں مناقب امیر المؤمنین میں بطریق عامہ ذکر
کیا ہے۔ اُس نے کہا:

روى عبد الله بن عمر: قال سألنا رسول الله (ص)

عن علی ابن ابی طالبؓ فغضب (ص) فقال :
 جبرائیلؑ ابن عمرؓ سے روایت ہے اُس نے کہا ہم نے رسولِ
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی ابن ابی طالبؓ
 علیہا السلام کے متعلق سوال کیا۔ پس رسولِ خدا غضب ناک
 ہوئے اور فرمایا :

ما بال اقوام یذكرون من له منزلة عند الله
 کمزورتی، ومقام کمقامی الا النبوة، الامن
 احب علیاً فقد احببنی، ومن رضى الله
 عنه كافاً بالجنة الا ومن احب علیاً استغفرت له
 الملائكة وفتح له ابواب الجنة يدخل من اي باب
 شاء بغير حساب، الا ومن احب علیاً اعطاه الله
 كتابة بيمينه، وحاسبة حساباً يسيراً حساب
 الانبياء ۵۸۰ غایۃ المرام ص

رسولِ اکرمؐ نے فرمایا : لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایسے شخص کے
 بارے میں باتیں کرتے ہیں جس کی منزلت و مقام اللہ
 تعالیٰ کے نزدیک (سوائے نبوت کے) بالکل میری قدر
 و منزلت جیسا ہے۔ سو جس نے حضرت علی علیہ السلام

سے محبت کی اس نے مجھ (محمدؐ) سے محبت کی اور جس سے
اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا جنت کے لئے اُسے کافی ہے۔

آگاہ رہو جو کوئی حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرے گا۔
ملا کہ اس کے لئے منتفخار کریں گے! اور اس کے لئے جنت
کے دروازے کھل جائیں گے جس دروازے سے اس کا
جی چاہے بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

آگاہ رہو جو کوئی حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرے گا،
اللہ تعالیٰ اُسے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس
کا حساب و کتاب بالکل آسان (معمولی) ہوگا۔ انبیاء و
مرسلین کے حساب کی طرح ہوگا۔

مصنف فرماتے ہیں۔ کہ صحابہؓ کے سوال سے شاید اس لئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب ناک ہوئے کہ حضرت علی
علیہ السلام کی فضیلت کے بارے میں پنہانی اور اعلانیہ
بار بار کئی مرتبہ ارشاد فرما چکے تھے اور ان کی فضیلت و
عظمت میں کئی آیات کریمہ، قرآن مقدس میں نازل ہو چکی
تھیں پس ایسے شخص (سائل) کا حضرت علی علیہ السلام کی قدر و منزلت
کے بارے میں پوچھنا ایک قسم کی اہانت اور شک کی بناء پر تھا۔

سُورَةُ الْبَلَدِ

میں ایک آیت شریفہ ہے۔ آیت ۱۱

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ س بلد آیت ۱۱
ترجمہ ۱۔ پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر (کیوں) نہیں گذرا۔

حافظ حاکم حسانہ حنفی نے فرات ابن ابراہیم سے (باسناد)
ابان ابن تغلب سے اُس نے ابی جعفر (امام محمد باقر) علی ابن ابی طالب
کے پڑ پوتے سے روایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول (فلا
اقتحم العقبة) کے متعلق سوال کیا۔

فَضْرِبْ بِيَدِكَ إِلَى صَدْرِكَ فَقَالَ (ص)
فَحَنَ الْعَقَبَةَ مِنْ اقْتَحَمَهَا نَجَا ۝

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۳۲

امام عالی مقام نے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ہم ہیں
وہ گھاٹی، جو اُس سے گذر گیا اُس نے نجات پائی۔

مصنف فرماتے ہیں: یہ تفسیر باطن قرآن سے تعلق رکھتی ہے۔
 جس کے بارے میں رسول خدا اور اُن کی اہل بیت علیہم السلام سے
 بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔

پس اس میں منافات نہیں ہے کہ ظاہر ایک شئی ہو اور اُس
 کا باطن دوسری چیز ہو، اور اس قسم کی آیات کریمہ قرآن مقدس
 میں بہت ہیں۔



سُورَةُ التَّيْنِ

ہیں آٹھ آیاتِ کریمہ ہیں۔ آیت ۸ تا ۱



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَالتَّيْنِ ۝ وَالتَّيْتُونَ ۝
وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ
رَدُّنَاهُ آسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ
بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ۝ سورہ تین آیت ۸ تا ۱

ترجمہ :- انجیر اور زیتون کی قسم اور طورِ سینین کی اور اس
امن والے شہر (مکہ) کی کہ ہم نے انسانوں کو بہت اچھے
کینڈے کا پیدا کیا پھر ہم نے اُسے (بُڑھا کر کے) زفر رفتہ
پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا۔ مگر جو
لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے اُن

کے لئے بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ تو (اے رسولؐ) مَن دلیوں
کے بعد تم کو روزِ جزاء کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے کیا
خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے۔ (ہاں ضرور ہے)

حافظ حاکم حکانی حنفی نے فرات ابن ابراہیم کوفی سے اس کی
تفسیر میں اسناد کے ساتھ محمد ابن فضیل صیرفی سے بیان کیا ہے۔ اُس
نے کہا: میں نے حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے اس فرمانِ خدا
”وَالَّذِينَ هَـٰذَا الذِّیْتُونَ“ کے بارے میں پوچھا:

قال (ع) اما الثّین فالحسن، واما الذّیتون
فالحسین (وطور سینین) امیر المؤمنین
(وهذا البلد الامین) رسول الله (ص) هو
سبیل امن الله به الخلق فی سبیلهم و
من التّار اذا اطاعوه

امام عالی مقام نے فرمایا: ثین سے مراد امام حسنؑ اور
ذِیْتُونَ سے مراد امام حسینؑ اور طُورِ سینین سے مراد
حضرت علیؑ امیر المؤمنین اور هَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْن
سے مراد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

وہ ایک ایسا راستہ ہیں کہ جو بھی اس پر گامزن ہوگا اللہ تعالیٰ
امن و سلامتی بخشے گا جو اطاعت گزار ہوگا اُسے اللہ تعالیٰ
جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

”إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ مگر جو لوگ ایمان
لائے اور اچھے کام کئے۔

ذٰلِكَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ وَشِيعَتُهُمْ يَعْنِي عَلِيَّ
وَاَهْلَ بَيْتِهِ (فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ)

اس سے مراد حضرت علی امیر المؤمنین علیہ السلام اور اُن کے
شیعہ ہیں اُن کے لئے بے انتہا اجر و ثواب ہے۔

وَعَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ”فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدُ

بِالَّذِينَ“ وَلَايَةَ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ص

امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام نے فرمایا۔ اے رسولِ ان

وہیلوں کے بعد روزِ جزاء کے بارے میں کون تمہیں جھٹلا

سکتا ہے۔ یعنی حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت۔

مُصَنَّفٌ فرماتے ہیں۔ یہ بھی تفسیرِ باطن ہے۔

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

میں دو آیات کریمہ ہیں۔ آیت ۴-۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ
هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۚ جَزَاءُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۚ

س البینہ آیت ۴-۸

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل
کرتے رہے۔ یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔ اُن کی جزاء اُن
کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے سہنے کے باغ ہیں جن
کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں
گے۔ خدا اُن سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہ جزاء خاص
اس شخص کیلئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔

حافظ حاکم حسانی حنفی نے ابی بکر عارثی سے (باسناد) ابن عباس سے روایت کی ہے اس نے کہا جب یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا... تا آخر نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا :

قال النبی (ص) کَعَلٰی :

هوانت وشيعتك تأتي انت وشيعتك
يوم القامة راضين مرضيين، ويا تأتي
عدوك غضباناً مقحبين

نبی اکرم نے حضرت علی کو فرمایا اس آیت مبارکہ کے مصداق
آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔ قیامت کے دن تو اور
تیرے شیعہ ہی راضی راضی آئیں گے،

اور تیرے دشمن اللہ تعالیٰ کے غضب اور مصیبت میں
مبتلا ہو کر آئیں گے۔

قال علی (ع) : یا رسول اللہ من عدو می ؟
حضرت علی علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ میرے دشمن
کون ہیں ؟

قال (ص) : "من تبرء منك ولعنك"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے تجھ سے
دُوری اختیار کی اور نفرین کی (معاذ اللہ مترجم
ثم قال رسول الله (ص): من قال رحم الله علياً
شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۵۷ -
بیرحمہ اللہ -

پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - جو
شخص کہے اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ پر رحم کرے تو اللہ تعالیٰ
اُس بندے پر رحم کرے گا۔

مصنف فرماتے ہیں اور میں (مترجم) بھی کہتا ہوں معاویہ ابن
ابی سفیان پر ذلیل ہو، ذلیل ہو اور ہر اُس شخص کے لئے جس نے
حضرت علیؑ علیہ السلام سے بغض (دُشمنی) رکھی اور سب و شتم کیا
اور سب و شتم کرنے والوں کے طریقے پر چلا (اللہ تعالیٰ کی اُن پر لعنت ہو)
ابن جریر طبری نے اس کی تفسیر میں (باسناد) رسول اللہ (ص)
سے روایت نقل کی ہے۔

اِنَّهٗ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (ص)
جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا -

”اَنْتَ يَا عَلِيٌّ وَشِيعَتُكَ“ جامع البیان فی تفسیر القرآن -

اسی آیت کے ضمن میں۔

اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ اس کے مصداق ہیں۔
 آؤسی نے (روح المعانی) میں اس قول خدا کی تفسیر میں کئی
 روایات نقل کی ہیں۔ ان میں سے ایک روایت ابن مردودہ سے اور
 اس نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے نقل کی ہے۔

ان رسول اللہ (ص) قال له عند نزول هذه الآية
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کے
 نازل ہونے کے وقت حضرت علیؑ علیہ السلام کو فرمایا:

ہم انت وشيعتك، موعدي وموعدكم
 الخوض اذا جئت الامم للحساب يدعون
 غرا لمجذلين " تفسیر روح المعانی سورہ البینۃ
 اے علیؑ اس آیت شریفہ کے مصداق آپؑ اور آپؑ کے
 شیعہ ہیں۔

میری اور آپؑ کی وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب مخلوقات
 امتیں حساب کے لئے آئیں گی۔ سفید نورانی پیشانی والے
 پکارے جائیں گے۔

ملت اسلامیہ کے بہت سے بزرگ علماء نے کافی تعداد میں

روایات (درج) کی ہیں۔ (بلور شال)

علامہ شافعی جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور جلد ۶ ص ۲۷۹

احناف کے فقیہہ متقی ہندی نے کنز العمال ج ۴ ص ۴۰۳

علامہ عبدالرزاق مناوی (حنفی) نے کنوز الحقائق ص ۴

علامہ کنجی شافعی نے کفایت الطالب ص ۱۱۸

علامہ سید شبلنجی شافعی نے نور الابصار ص ۷۸

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء نے روایات و احادیث
تحریر فرمائی ہیں۔

تمام شد

ہجری ۱۴۰۹ ص ۲۹ صفر دس بجے رات

جامعہ امام حسین خانقاہ ڈوگران

ضلع شیخوپورہ میں الشیعة فی القرآن کا

ترجمہ مکمل ہوا۔

حافظ اقبال حسین جاوید

تتمہ

یہ احادیث فضائل و صفات شیعہ شیخ صدق
علیہ الرحمۃ سے نقل کی گئی ہیں۔

○

..... ابن عمر قال سألنا النبي (ص) عن علي
ابن ابي طالب عليه السلام فغضب (ص) ثم قال
ما بال اقوام يذكرون من منزلتي من الله كمنزلي
توجيه :- ابو جعفر محمد بن علي بن حسين بن بابويه قمي رضي الله عنه
نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن حسین مؤدب سے اس
نے احمد بن علی اصفہانی سے اس نے محمد بن اسلم طوسی سے اس
نے ابو رجاء سے اس نے نافع سے ۳۰، نے ابن عمر سے روایت
کی ہے، ابن عمر بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام کے
متعلق سوال کیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک
ہوئے پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسے شخص کے بارے
میں باتیں کرتے ہیں جس کی عظمت و منزلت اللہ تعالیٰ کے

نزدیک (سوائے نبوت کے) بالکل میری قدر و منزلت
جیسی ہے۔

(ابن عمر کے سوال سے شاید اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غضب ناک ہوئے کہ حضرت علی علیہ السلام کی تفصیلت کے بارے میں
پنہانی اور اعلانیہ بار بار کئی مرتبہ ارشاد فرما چکے تھے اور ان کی شان میں
کئی آیات کریمہ قرآن مقدس میں نازک ہو چکی تھیں پس ایسے شخص (سائل)
کا حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق پوچھنا شاید ایک قسم
کی امانت اور شک کی بناء پر تھا مترجم)

الا ومن احب علیا احبنی فقد رضی اللہ عنہ
ومن رضی اللہ عنہ کافاه الجنة ،

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو جو کوئی (حضرت)
علی (علیہ السلام) سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے
مجھ سے محبت کی پس اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا اور جس سے اللہ تعالیٰ
راضی ہو گیا اس کے لئے جنت ہے ،

لے یہ حدیث رسول طویل ہے اس میں جہاں لفظ محبت فرمایا گیا ہے اسے مراد ولایت علی
کا اقرار کرنا ہے اور جس طرح محبت کے مراتب میں فرق ہوگا اسی طرح درجات
میں فرق ہوگا۔ مترجم۔

الْأَوْمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى
يَشْرَبَ الْكَوْثَرُ وَيَأْكُلَ مِنْ طُوبَى وَبِرْسَى مَكَانِهِ فِي الْجَنَّةِ،
اگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) کو دوست رکھے گا وہ اُس
وقت تک نہیں مرے گا جب تک آپ کوثر نہ پی لے اور
درخت طوبی سے کوئی چیز نہ کھائے اور جنت میں اپنا
مکان نہ دیکھے،

الْأَوْمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ
وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الشَّمَانِيَةِ يَدْخُلُهَا
مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بَغَيْرِ حِسَابٍ
یاد رکھو جو شخص علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا اُس کے
لئے فرشتے بخشش طلب کریں گے اور آٹھ بہشتوں کے دروازے
اُس کے لئے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے اُس
کا جی چاہے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو۔

الْأَوْمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللَّهُ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَ
حِسَابَهُ حِسَابِ الْأَنْبِيَاءِ،

یاد رکھو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن اُس کا اعمال نامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں

دے گا اور اس کا حباب انبیاء علیہم السلام کے حباب کی طرح (آسان) لیا جائیگا۔

الاول من احب علیاً ہون الله علیه سكرات الموت وجعل قبره روضة من رياض الجنة۔

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے موت کی سختی سے بچائے گا اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

الاول من احب علیاً اعطاه الله بكل عرق في بدنه حوزاء وشفيع في ثمانين من اهل بيته وله بكل شجرة في بدنه حوزاء ومدينة في الجنة۔

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بدن کے ہر بال کے بدلے ایک حوزہ عطا کرے گا

اور اپنے خاندان کے

انتی افراد کے حق میں اُس کی شفاعت قبول ہوگی اور اُس کے ہر بال کے عوض ایک حوزہ اور ایک شہر جنت میں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

الاول من احب علیاً بعث الله اليه ملك الموت۔

کما یبعث الی الانبیاء ودفع اللہ عنہ ہول
منکر و نکیر و بیض و جہہ و کان مع حمزہ
سید الشہداء

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا۔ اللہ
تعالیٰ اس کے پاس موت کا فرشتہ اس طرح بھیجے گا جس طرح
انبیاء کی طرف بھیجتا ہے اور منکر و نکیر کا خوف دور کرے گا اور
اس کا چہرہ سفید (نورانی) ہوگا اور حضرت حمزہ کیساتھ محشر
(جو جنگ اُحد میں شہید ہونے والے کے سردار ہیں)۔

الا و من احب علیاً (لا ینخرج من الدنیا حتی
یشرب من البکوش و یا کل من طوبی) اثبت
اللہ فی قلبہ الحکمة و اجرئ لسانہ الصواب
و ففتح اللہ علیہ ابواب الرحمة

یا اور کھو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا۔ (وہ اس
وقت تک دنیا سے نہیں اُٹھے گا جب تک آپ کو شر نہ
پنی لے اور شجرہ طوبی کا میوہ نہ کھلے) اللہ تعالیٰ اس کا دل
حکمت سے پُر کر دے گا اور اُس کی زبان کو خطا و لغزش
بے محفوظ رکھے گا اور اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیگا۔

الا ومن احب علياً سُهي في السموات والارض اسير الله
 آگاہ رہو جو شخص (علی السلام) کا محبت ہے اسے آسمانوں اور
 زمینوں میں اللہ تعالیٰ کا اسیر (یعنی حق کی محبت کا اسیر) کہا
 جاتا ہے۔

الا ومن احب علياً ناداهُ ملكٌ من تحت العرش
 يا عبد الله استأنفت العمل فقد غفر الله
 لك الذنوب كلها

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) کا محبت ہے اسے ایک فرشتہ
 عرش الہی کے نیچے سے آواز دیتا ہے اے اللہ تعالیٰ کے
 بندے تو نے خالص عمل شروع کیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے
 تیرے سارے گناہ بخش دیئے ہیں۔

الا ومن احب علياً جاء يوم القيامة ووجهه
 كالقمر ليلة البدر

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا وہ قیامت
 کے دن ایسی حالت میں محصور ہوگا کہ اس کا چہرہ چودہویں
 رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

الا ومن احب علياً وضع على رأسه تاج الملك

وابس حلة الكرامة

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا قیامت کے دن اُس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور ہشتی لباس پہنایا جائیگا۔
 الاول من احب علیاً جاز علی الصراط کالبرق الخاطف
 رسول خدا نے فرمایا آگاہ رہو جو شخص علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا وہ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ گزر جائیگا۔
 الاول من احب علیاً کتب له براءة من النار و
 جواز علی الصراط و امان من العذاب و لم یثم
 له دیوان و لم ینصب له میزان و قیل له ادخل
 الجنة بلا حساب ،

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے دوستی رکھے گا۔ اُسے
 پل صراط سے گزرنے اور جہنم کے عذاب سے نجات کا پروانہ
 عطا کیا جائے گا، اُس کا اعمال نامہ نہیں کھولا جائے گا، اُس
 کے لئے میزان نصب نہیں ہوگا۔ اور اُسے کہا جائے گا کہ بغیر
 حساب جنت میں داخل ہو جا۔

الاول من احب علیاً صافحته الملائكة و زارته
 الانبیاء و قضی الله له کل حاجة ،

آگاہ رہو جو کوئی علی (علیہ السلام) سے محبت رکھے گا، فرشتے اُس سے مصافحہ کریں گے، انبیاء اُس کی زیارت کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجتیں پوری کرے گا۔

الاول من احب آل محمد امن من الحساب والميزان والصراط

رسول خدا نے فرمایا آگاہ رہو جو کوئی آلِ محمد سے محبت رکھے گا وہ حساب، میزان اور پل صراط سے گذرتے وقت امان میں ہوگا۔

الاول من مات على حب آل محمد فانا كفيل به بالجنة مع الانبياء

فرمایا آگاہ رہو جو کوئی آلِ محمد کی محبت پر مرائیں اُس کا ضمان ہوں کہ وہ جنت میں انبیاء کے ساتھ ہوگا۔

الاول من مات على بغض آل محمد لعنهم راحة الجنة رسول خدا نے فرمایا یاد رکھو جو کوئی آلِ محمد کی دشمنی میں مرا اُسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔

قال ابو رجاء كان زيد يفتخر بهذا ويقول هو الاصل والاصل

ابو رجاہ بیان کرتا ہے کہ حماد بن زید آلِ محمد کی محبت سے دل
مُتَوَر ہونے کی وجہ سے فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اعمال کی
قبولیّت اسی میں ہے۔

علی بن الحسین عن ابيه عليه السلام : قال قال
رَسُولُ اللَّهِ (ص) حُبُّ اهل بيته نافع في سبعة
مواطن اهو الھن عظیمہ ، عند الوفاة وفي القبر
وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب
وعند المیزان وعند الصراط ، حدیث ۱ فضائل
ترجمہ :- علی ابن حسین نے اپنے آباء و اجداد سے روایت
کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- میرے
اہلِ بیت کی محبت سات خوفناک مقام پر فائدہ دے گی۔
۱۔ موت کے وقت ۲۔ قبر میں ۳۔ قبروں سے محشور ہونے کے
وقت ۴۔ اعمال نامہ ملنے کے وقت ۵۔ حساب کے وقت
۶۔ میزان کے وقت ۷۔ پلِ صراط سے گزرنے کے وقت۔
عن ابن عباس قال قال رَسُولُ اللَّهِ (ص) حُبُّ علی
بن ابی طالب یا مکل الذنوب کما تأکل
النار المحطب ، حدیث ۲ فضائل

ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ علی ابن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

قال ابو عبد الله (ع) نحن الشهداء على شيعتنا وشيعتنا شهداء على الناس وبشهادة شيعتنا يجزون ويعاقبون۔
حدیث ۱۷۱ فضائل

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اپنے شیعوں پر گواہ ہیں اور ہمارے شیعہ تمام لوگوں پر گواہ ہیں اور ہمارے شیعوں کی گواہی پر تمام لوگوں کو جزاء و سزا ملے گی۔

ابن فضال قال سمعت الرضا عليه السلام يقول: من واصل لنا قاطعاً وقطع لنا واصلًا او مدح لنا غائبًا او اكرم لنا مخالفاً فليس منا ولنا منه
حدیث ۱۷۲ صفات

ترجمہ :- ابن فضال نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے امام نے فرمایا جو کوئی ہم سے دور ہونے والے کے قریب ہو، یا ہمارے دوستوں سے دُور سی اختیار کرے یا جو ہم پر عیب لگاتے ہیں اُن کی تعریف کرے یا ہمارے

دُشمن پر بخش کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے اور ہم بھی اُس کے نہیں ہیں۔

ابن فضال عن الرضا عليه السلام انه قال: من والى
اعداء الله فقد عادى اولياء الله ومن عادى
اولياء الله فقد عادى الله تبارك وتعالى
وحق على الله عز وجل ان يدخله في
نار جهنم؛ حدیث ۱۱ صفات

ترجمہ :- ابن فضال نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے
امام نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے محبت کرے گویا اس نے
اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی کی ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے
دشمنی کرے گا گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی ہے۔ اور جو کوئی
اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے کہ ایسے شخص کو جہنم میں
بھیج دے۔

معلیٰ ابن خنیس، قال سمعت ابا عبد الله
عليه السلام يقول: ليس الناصب من نصب
لنا اهل البيت الا نك لا تجد احدا يقول
انا بغض محمدا و آل محمد ولكن الناصب
من نصب لكم وهو يعلم انكم تتوالوننا

وَتَتَبَرُونَ مِنْ أَعْدَائِنَا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِنْ أَشْبَحَ عَدُوَّ النَّاسِ فَقَدْ قَتَلَ وَلِيَّ النَّاسِ - حَدِيثٌ مُصَنَّفٌ
 تَرْجَمَهُ - مَعْلَى ابْنُ خُنَيْسٍ نَعَى حَضْرَتِ إِمَامِ جَعْفَرٍ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سَعَى رَوَايَتِ كِي هُوَ - إِمَامُ نَعَى فَرَمَا يَا : جُو هَمَارِ سَعَى سَاتِه دُشْمَنِ كَرِ سَعَى
 ا سَعَى نَاصِبِي نَهِيں كَهْتِ ا سَعَى كِه اِيَا كُوئِي اَدُمِي اَبِ كُو
 دُنْيَا يِيں نَهِيں مَلِے گَا جُو اَعْلَانِيَرِ يِه كِهِي كَرِ يِيں مُحَمَّدُ اَوْرِ اَلِ
 مُحَمَّدُ سَعَى دُشْمَنِ رَكْهَتَا هُوں لِيكِن نَاصِبِي دِه مَبِے جُو اَبِ
 (شِيْعُوں) كِه سَاتِه دُشْمَنِ رَكْهَتِ حَالَا نَكِه دِه جَانَا هِي كِه اَبِ
 هَمَارِ سَاتِه مُجْتَرِ رَكْهَتِ يِيں اَوْرِ هَمَارِ سَعَى دُشْمَنُوں سَعَى
 بِيَزَارِي كَرْتِ هُو پُچَرَا اِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَى فَرَمَا يَا حَسِ كِسِي نَعَى
 هَمَارِ سَعَى دُشْمَنِ كُو بِيَرِ كِيَا كِيَا اُس نَعَى هَمَارِ سَعَى دُوسْتِ كُو قَتْلِ كِيَا -
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ
 أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَبْدَ اللَّهِ حَبِيبُ فِي اللَّهِ، وَابْغُضْ
 فِي اللَّهِ وَعَادِ فِي اللَّهِ، فَإِنَّكَ لَا تَنَالُ وَلَا يَتَهُ إِلَّا
 بِذَلِكَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعَمَ الْإِيمَانَ، وَإِنْ
 كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ - حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ
 وَقَدْ صَارَتْ مَوَاحَاةَ النَّاسِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا

اکثرہا فی الدنیا، علیہا بیتوادون، وعلیہا
 يتباغضون، وذلک لا یغنی عنہم من اللہ
 شیئاً، فقال لہ علیہ السلام کیف لی ان
 اعلم انی قد والیت وعادیت فی اللہ عزوجل
 ومن ولی اللہ عزوجل حتی اولیہ ومن عدوہ
 حتی اعدایہ فاشار لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم الی علی علیہ السلام فقال اترى هذا
 فقال بلی، فقال (ص) ولی هذا ولی اللہ فوالہ
 وعد وهذا عدو اللہ فعدا، ووال ولی هذا
 ولوانہ قاتل ابیک وولدک، وعاد عدو
 هذا ولوانہ ابوک وولدک، حدیث ۶۵ صفات
 ترجمہ: علی ابن محمد ابن بیار نے حضرت امام حسن عسکری
 سے روایت کی ہے امام تے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی
 ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ ایک دن اپنے بعض اصحاب
 کو فرمایا اے عبد خدا اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی کرو اور خدا
 کی خاطر دشمنی رکھو آپ کی دوستی اور دشمنی صرف خدا
 کی خاطر ہونی چاہیے، اللہ تعالیٰ کی دوستی اس راہ کے علاوہ

تجھے نصیب نہیں ہوگی، آدمی ایمان کا ذائقہ نہیں چکھے گا۔
 اگرچہ بہت نمازیں پڑھے اور روزے رکھے مگر صرف
 ایک ہی طریقت ہے جو میں بتاؤں، اس دور میں
 لوگوں کی آپس میں اکثر دوستی دنیا کی خاطر ہے۔ آپس میں
 دوستی یا دشمنی صرف دنیا کی خاطر ہے، اس قسم کی
 دوستی تمہیں اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کرے گی۔
 سائل نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی میں کس
 طرح معلوم کروں تاکہ خدا کے لئے دوستی و دشمنی رکھوں،
 کون اللہ تعالیٰ کا دوست ہے تاکہ اُسے دوست رکھوں
 اور کون خدا کا دشمن ہے تاکہ اس سے دشمنی رکھوں۔
 رسول خداؐ نے حضرت علیؑ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور
 فرمایا کیا تو اس مرد کو دیکھ رہا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں۔
 رسول خداؐ نے فرمایا۔ اس (علیؑ) کا دوست، اللہ تعالیٰ کا
 دوست ہے اُس سے دوستی رکھو اور اس (علیؑ) کا دشمن
 دشمن سمجھو اس (علیؑ) کے دوست کو دوست رکھو
 خواہ وہ تیرے باپ اور بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو،
 اور اس (علیؑ) کے دشمن کو دشمن سمجھو خواہ وہ تیرا
 باپ اور تیرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ (تمت بالجیر)

اهم ماخذ کتاب

نام کتاب	مُصَنَّف	نام کتاب	مُصَنَّف
شواهد التنزیل	حافظ جسانی	مستدرک علی الصحیحین	حاکم نیشاپوری
نیایع المودة	حافظ قندوزی	مجمع الزوائد	ابن حجر عسکری
غایة المرام	علامہ بحرانی	فضائل الخمسة	فیروز آبادی
فرائد السمطين	محمد براہیم حرمی	مناقب	ابن المغازی
مقدمہ ابن خلدون	ابن خلدون	جامع البیان فی {	ابن جریر طبری
مجمع الفوائد	ابن حجر عسکری	تفسیر القرآن	
تاریخ دمشق	ابن عساکر	تفسیر روح المعانی	آلوسی
دیوان الحمیری	سید حمیری	کنز العمال	متقی ہندی
النائب	خطیب بغدادی	کنوز اللغات	عبدالرؤف منادی
صواعق محرقة	ابن حجر شافعی	کفاية الطالب	کبجی شافعی
در منشور	جلال الدین سیوطی	نور الابصار	شبلی شافعی

مناوین			
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
76	سورہ سبا	3	پیش لفظ
79	سورہ زمر	7	سورہ الفاتحہ
83	سورہ مومن	8	سورہ البقرہ
87	سورہ شوریٰ	12	سورہ آل عمران
90	سورہ فتح	18	سورہ نساء
94	سورہ ق	23	سورہ اعراف
101	سورہ القمر	28	سورہ توبہ
103	سورہ الواقعہ	32	سورہ یونس
107	سورہ حدید	35	سورہ ہود
115	سورہ المجادلہ	38	سورہ رعد
120	سورہ الحشر	40	سورہ ابراہیم
122	سورہ الصف	45	سورہ حجر
124	سورہ المزمل	48	سورہ بنی اسرائیل
126	سورہ المذثر	55	سورہ کہف
128	سورہ النبأ	57	سورہ طہ
131	سورہ التکویر	61	سورہ نور
133	سورہ انشاق	66	سورہ شعراء
136	سورہ البلد	68	سورہ نمل
138	سورہ التین	71	سورہ عنکبوت
141	سورہ الینہ	74	سورہ روم
147	تتمہ فضائل و صفات شیعہ		

مترجم کا مختصر تعارف

حافظ اقبال حسین جاوید ولد غلام محمد بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم کا شوق تھا پرائمری پاس کرنے کے بعد قرآن کریم کو حفظ کرنا شروع کیا۔ دینی تعلیم کی ابتدا اپنے برادر بزرگ علامہ غلام رضا ناصر نجفی مرحوم کے پاس دارالعلوم جعفریہ خان پور ضلع رحیم یار خان میں کی۔ طویل سفر و حفظ قرآن کریم کی وہاں کلاس نہ ہونے کی وجہ سے دارالعلوم محمدیہ بلاک 19 سرگودھا میں داخلہ لیا اور قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد فاضل فارسی، فاضل عربی سلطان الافاضل سرگودھا میں ہی کیا۔ فاضل کے بعد پرائیویٹ میٹرک کا امتحان دیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے حوزہ علمیہ قم ایران جانے کی تمنا تھی مگر کچھ عرصہ ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے دینی و قومی خدمات انجام دیتے رہے۔ انقلاب اسلامی ایران کے بعد موقع ملا تو 1979ء میں حصول علم کے لیے حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران چلے گئے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی مرحوم کے فرمان پر 1987ء میں ایران سے واپس آ کر جامعہ امام حسین خانقاہ وگراں میں مدرسہ کی تعمیر و ترقی اور درس و تدریس کی مسؤلیت کو سنبھالا۔ 1992ء میں وہاں سے جامعہ حیدریہ باب حیدر ضلع سرگودھا برادر بزرگ کی طویل بیماری

کیوجہ سے خدمات انجام دیتے رہے۔ 1993ء میں مدرسہ آیت اللہ العظمیٰ شیرازی لاہور کے مؤسس و مہتمم اعلیٰ کی دعوت پر بزرگان دین اور برادر بزرگ مرحوم کے مشورہ سے مدرسہ آیت اللہ العظمیٰ شیرازی کی مسئولیت کو قبول کرتے ہوئے مدرسہ ہذا کی تعمیر و ترقی اور درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ بحق چہارہ معصومین دینی خدمات قبول فرما کر زواہد آخرت قرار دے۔

مسئول ادارہ پاسبان اسلام بھٹوال



(ضروری نوٹ)

ادارہ پاسبان اسلام بھٹوال ضلع سرگودھا کی مطبوعات کی پرنٹ شدہ قیمت سے زیادہ رقم گاہک سے وصول کرنا گناہ اور حرام ہے۔ ادارہ کتاب فروشوں کو معقول کمیشن دیتا ہے مگر پھر بھی بعض کتاب فروش زیادہ رقم وصول کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور گناہ ہے۔

تھوڑی قیمت اس لیے رکھی جاتی ہے کہ تنگ دست مومنین کرام بھی کتاب خرید سکیں۔

مسئول ادارہ پاسبان اسلام

مترجم کی مطبوعات

الشیخ فی القرآن مترجم حافظ اقبال حسین جاوید

یہ کتاب عربی میں آیت اللہ العظمی السید صادق الحسینی الشیرازی کی عربی کتاب کا پہلا ایڈیشن لبنان میں 1400 ہجری قمری میں چھپا ہے۔ قرآن کریم کی انتالیس سورتوں میں سے اکانوے آیات کریمہ اہل سنت حضرات کی تفاسیر و کتب سے ہمہ حوالہ جات حضرت علی کے شیعوں کی شان میں ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے۔ فقیر ایڈیشن کاغذ و کتابت و طباعت عمدہ دیدہ زیب، خوشنما سائز 36x23/16 صفحات 168 بہترین ٹائٹل فور کلرنگٹن مجلد ہدیہ 90 روپے

کیونٹنوں سے مناظرے مترجم حافظ اقبال حسین جاوید

یہ کتاب (گفتگو ہائے بایکویستھا) فارسی کتاب آیت اللہ العظمی السید محمد الحسینی الشیرازی نور اللہ مرقدہ کی عراق میں کیونٹنوں سے مناظرے جو ہوئے تھے انہیں مرتب کیا گیا انہیں پڑھ کر کئی کیونٹن راہ راست پر آ گئے ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ سائز 36x23/16 دوسرا ایڈیشن 144 صفحات مجلد بہترین ٹائٹل فور کلرنگٹن ہدیہ 40 روپے

رجعت (حکومت امام زمانہ) مؤلف آقا کی خادمی شیرازی

مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید: فاضل فارسی، ایم۔ اے۔ عربی

اس کتاب میں حضرت امام مہدی الزمان کے ظہور کے بعد ان کی حکومت اور دیگر معصومین کا زمانہ حکومت۔ سائز 36x23/16 کل صفحات تقریباً 374

عالم عجیب ارواح مؤلف آقا کی سید حسن اعظمی مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید فاضل عربی

روح کے متعلق علماء و بزرگان دین و مفکرین کے تجربات و مشاہدات نمبر: 1 روح دنیا میں آنے سے پہلے، نمبر: 2 موجودہ دنیا میں روح، نمبر: 3: موت کے بعد روح۔ ان مراحل کو بیان کیا گیا ہے۔ سائز 36x23/16 کل صفحات تقریباً 330

ملاقات بالائم زمان محمد مولف آقا سید حسن اعلیٰ مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید

اس کتاب میں تقریباً ستر (70) حکایات درج ہیں جن علماء صلحاء مومنین نے امام عالی مقام سے ملاقات کی اور اپنی مشکلات و مسائل میں رہنمائی حاصل کی ان حضرات کے واقعات و حالات جلد اول: سائز 36x23/16 کل صفحات تقریباً 325

ملاقات بالائم زمان محمد مولف آقا سید حسن اعلیٰ مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید

اس دوسری جلد میں واقعات، حکایات درج کرنے کے علاوہ جس شخص کو حضرت پقیہ اللہ ارو احسانہ القدادہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا اس کی مختصری وضاحت، نیز ترکیہ نفس کے لئے اس کا مطالعہ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ جلد دوم سائز 36x23/16 صفحات تقریباً 270

جہاد مصنف: استاد آیت اللہ مرعشی مطہری شہید مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید

فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اور جہاد کے موضوع پر مختصر مگر جامع، آیات و احادیث کی روشنی میں اہمیت کو بیان اور متفرق آیات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ سائز 36x23/16 صفحات 160 جلد دوسرا: ایڈیشن ہدیہ 60 روپے

اسلام اور قوانین جہان مصنف: آیت اللہ العظمیٰ السید محمد الحسینی شیرازی مرحوم

مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید۔ دنیا کے مشہور قوانین اور قوانین اسلام کا تقابلی جائزہ سائز 36x23/16 صفحات تقریباً 160 "ٹائٹل رنگین فور وکر ہدیہ 60 روپے دوسرا ایڈیشن جلد

برسی کوتاہ از مہضت امام حسین افکار آیت اللہ العظمیٰ السید محمد الحسینی مرحوم

مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید۔ قیام امام حسین کی مختصر تحقیق اور اس کے اسباب

سائز 23x36/16 صفحات تقریباً 120 "ٹائٹل رنگین فور وکر جلد ہدیہ 40 روپے

عدل مصنف: محمد قطب الدین مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید ایم۔ اے

فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اس میں عدل نکویتی و تشریحی مخلوق خدا میں رنگ کا اختلاف، روزی میں اختلاف و دیگر اختلافات، تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ٹائٹل رنگین فور کلر کاغذ و طباعت اچھی سائز 36/16x23 صفحات 208 مجلد ہدیہ صرف 60 روپے

تاریخ عزاداری حسینی مصنف: آقا کی شہرستانی مترجم: حافظ اقبال حسین جاوید

اس کتاب کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضرت آدم کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک امام حسین کی عزاداری کی مختصر تاریخ، انبیاء، چارہ معصومین، بنی امیہ اور بنی عباس کے ادوار حکومت میں عزاداری ایران، عراق، شام، ہندو پاکستان، افغانستان، لبنان، مصر، یمن اور ترکی و دیگر ممالک میں کب اور کیسے پہنچی۔ سائز 36x23/16 کل صفحات تقریباً 382

اخبار النبی مصنف: حافظ اقبال حسین جاوید

احادیث کا مجموعہ جہاں ایمان کو جلا بخشنے کا وہاں اعمال کی دنیا میں انسان کو ذخیرہ آخرت مہیا کرے گا آخر میں حدیث کساء کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مومنین اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں۔ کاغذ و کتابت و طباعت عمدہ دیدہ زیب، خوشنما سائز 36x23/16 صفحات 144 بہترین ٹائٹل رنگین فور کلر تیسرا ایڈیشن، مجلد ہدیہ صرف 50 روپے

اخبار الامام مصنف: حافظ اقبال حسین جاوید سلطان الافاضل

حضرت امام علی سے روایات و درامین اخلاقیات کے موضوع پر عربی اور ساتھ اردو ترجمہ سائز 36x23/16 صفحات تقریباً 160 ہدیہ 60 روپے دوسرا ایڈیشن

رہنمائے قرأت جدید (دوسرا ایڈیشن) مصنف: حافظ اقبال حسین جاوید

آسان تجوید کے اصول و قوانین جس کے ذریعے قرآن کریم کی تلاوت اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کیلئے ہر مسلمان کیلئے اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ سائز 36x23/16 صفحات تقریباً 100

مترجم کی مطبوعات

ادارہ پاسبان اسلام

بجلاوال ضلع سرگودھا کی مطبوعات

نمبر 1: الکریم پبلیکیشنز سميع سنٹر

042-7122772

38 مارڈو بازار لاہور

نمبر 2: افتتاح بک ڈپو

مین بازار اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور

042-7223686

نمبر 3: ادارہ منہاج الصالحین

نوکان نمبر 20 فسٹ فلور الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

042-722525

نمبر 4: مکتبۃ الرضا

بیسمنٹ میان مارکیٹ اردو بازار لاہور

042-7245166

علاوہ ازین قریبی بک شال سے طلب کریں



مترجم کی مطبوعات



رجعت

(حکومت امام زمان)

کیمونسٹوں

مناظرے

الشیعہ

فی القرآن

ملاقات

بالامام زمان

(جلد اول)

اخبار النبی

تاریخی

عزاداری

حسینی

رہنمائے

قرأت جدید

ملاقات

بالامام زمان

(جلد دوم)

اخبار الامام

جہاد

عدل

بررسی

کوتاہ از نہضت

(نام سینہ)

حدیث کساء

مترجم

عالم عجیب

ارواح

اسلام اور

قوانین جہان

ملنے کا پتہ: الکریم پبلیکیشنز سمیع سنٹر 38 اردو بازار لاہور





17-3-10

ہماری دیگر کتب

✽ اخبار النبی ✽ اخبار الامام ✽ رہنمائے قرأت

✽ کیمونسٹوں سے مناظرے ✽ برسی کوتاہ از

✽ اسلام اور قوانین جہان ✽ جہاد ✽ عدل

✽ الشیعہ فی القرآن ✽ اہم پیغام

✽ نہضت امام حسینؑ ✽ صرف میر (اردو)

✽ معراج المؤمنین (نماز) ✽ مخزن الجواہر

✽ التجوید ✽ احکام اسلام ✽ ابن فہد علی

✽ اصول دین ✽ فریضہ الہی (روزہ)

✽ اسلامی آئین ✽ اسلام میں عورت

